

عبرانیوں، پانچواں اور چھٹا باب¹

HEBREWS, CHAPTER

FIVE AND SIX¹

✎.....عبرانیوں کی۔ کی کتاب میں۔ جب ہم ساتویں باب میں آتے ہیں، تو ملکِ صدق کی کہانت ملتی ہے۔ اور پھر جب ہم ملکِ صدق کی کہانت سے، آگے بڑھتے ہیں، تو پھر کفارے کے عظیم دنوں میں داخل ہو جاتے ہیں، جہاں علیحدگی، اور کفارے کی تقسیم ہے۔ پھر ایمان کا عظیم، گیارہواں باب آ جاتا ہے؛ پھر بارہویں باب میں، ”ہر ایک بوجھ کو اتارنا ہے۔“ اور پھر تیرہویں باب میں، ”ابدی گھر ہے جو انسانی ہاتھوں نے نہیں بنایا؛ بلکہ خدا نے، خود بنایا ہے، اور اُسی نے اُس گھر کو تعمیر کیا ہے۔“ کتنی شاندار بات ہے!

(2) میں اپنی بہن کو یہاں پیچھے دیکھ کر خوش ہوں، جو ابھی ابھی عبادت میں آئی ہے۔ میں نے اسے اور اسکے شوہر کو دیکھا تھا۔ کل، ہم ایک جگہ، سڑک پر چل رہے تھے..... میرا خیال تھا میں ہر کونے اور ہر راستے کو جانتا ہوں، کیونکہ میں انڈیانا میں کھیل کا نگران رہا ہوں، اور کئی سالوں تک گشت کرتا رہا ہوں۔ اور میں ہر ایک جگہ کو جانتا ہوں۔ لیکن کل میں وہاں اوپر چوراہے پر، جہاں یہ لوگ تھے، وہاں ایک نئی سڑک پر کھوسکتا تھا۔

(3) اور ایک عورت کو پھینچڑوں کا کینسر تھا، اور خداوند نے اُسے مکمل طور پر شفا عطا کی تھی۔ ہم نے اُسے لیا..... اوہ، اور یہ سب کیسے ہوا، ہم وہاں اسکا حساب لگا رہے تھے۔ بھائی روبرسن، غالباً، آج وہ یہاں موجود ہیں۔ میں نے اُسکی بیوی، اور بھائی ووڈ کو، اندر دیکھا تھا۔ اور ہم وہاں اوپر پرانے ٹرک پر تھے، بھائی روبرسن اور میں، اور بھائی ووڈ تھے۔ اور ہم نے ٹرک لیا، اور وہاں، پہاڑی کے اوپر چلے گئے تھے۔ اور وہاں خداوند نے وہ کینسر ظاہر کر دیا تھا۔ اور پھر ہم وہاں کھڑے ہو کر اُس عورت کو جاتے

ہوئے دیکھتے رہے۔ اور ہم وہاں کھڑے اپنی آنکھوں سے، اُس عورت کو جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اور اُس نے واپس بھائی ووڈ کی بیوی کو بلایا؛ اور اُس نے مجھے بتایا، وہ کوئی کالی چیز تھوک رہی تھی۔ اور آج صُبح وہ یہاں موجود ہے، اور چرچ میں پیچھے بیٹھی ہوئی ہے، وہ اور اُسکا شوہر، خُداوند میں بڑا اچھا وقت گزار رہے ہیں۔ کیا وہ کمال نہیں ہے۔

(4) اور میں یہ بات نہیں جانتا تھا..... اور یہاں، آس پاس کے لوگوں میں، بالعموم، بہت کم رویائیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ میرا گھر ہے۔ اور، میرا مطلب ہے، میرا چرچ ہے۔

(5) اتوار کو، گزشتہ ہفتے، ہم میں سے..... کتنوں لوگوں نے وہیل چیئر پر ایک آدمی کو دیکھا تھا؟ وہ اندھے پن، فالج، دماغی اعصاب، اور ذہنی بیماری سے آزاد ہو گیا تھا، جبکہ مائیوز نے اُسے جواب دے دیا تھا۔ اور۔ اور میرے کچھ کا تھوک دوستوں نے اُسے یہاں بھیج دیا تھا۔ اور عبادت سے پہلے، خُداوند نے اُس آدمی کے بارے میں مجھے رویا دکھائی تھی۔ آپ سب کو معلوم ہے۔ اور خُداوند یوں فرماتا ہے کہ وسیلے، وہ آدمی شفا پایا گیا تھا۔ سمجھے؟ اور پھر اٹھا، اپنی وہیل چیئر اٹھائی، اور چلنے پھرنے لگا، اور دیکھنے لگا جیسے میں یا آپ دیکھتے ہیں۔ اور حسب معمول، اپنی وہیل چیئر کو دھکیلتے ہوئے عمارت سے باہر لے گیا۔ اور اعصابی توازن..... کے بارے میں آپ جانتے ہیں، آپ اپنے آپ کو سنبھال نہیں پاتے ہیں، دیکھیں، آپ ایسا نہیں کر پاتے ہیں۔ اور وہ سالوں سے بیٹھا ہوا تھا۔

(6) اور کل جب میں وہاں پہنچا، تو ایک خاتون نے خواب میں یہ دیکھا تھا، کہ میں ٹھیک دو بجے اندر داخل ہوا ہوں، اور جسے ”کینسر تھا“، اُسے پکار کر کہا ہے، ”خُداوند یوں فرماتا ہے، اور وہ شفا پا گئی تھی۔“ اور۔ اور وہ کھڑی ہو گئی تھی، اور یہ ٹھیک دو بجے کا وقت تھا۔ دیکھیں خُدا کا روح نیچے آ گیا، اور ٹھیک اُس۔ اُس عورت کے خواب کے مطابق، خُداوند نے اُسکی تعبیر کی۔ اور وہ ٹھیک اُسی گھڑی وہاں شفا پا گئی، ٹھیک وہاں ہمارے دیکھتے دیکھتے ایسا ہو گیا۔ کتنی شاندار بات ہے!

(7) اُسکا نام یاد نہیں آرہا۔ کیا نام ہے؟ بہن، آپ کا نام کیا ہے؟ والٹن، بہن، والٹن، پیچھے بیٹھی ہوئی ہیں۔ بہن والٹن، کیا آپ کھڑی ہو جائیں گی؟ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں۔ بہن والٹن کہتی ہیں، ”بہت اچھا لگ رہا ہے۔“ [ایڈیٹر۔] آمین۔ ٹھیک ہوں، اچھا اور بہتر

کلام لے اور ہم میں بانٹ دے، ہم یہ دعا اُسکے نام سے اور اُسکے جلال کیلئے مانگتے ہیں۔ آمین۔
 (13) اب، آج صُبح، ہم مطالعہ کیلئے اسے پڑھیں گے۔ ہم منادی نہیں۔ نہیں کر رہے؛ بلکہ
 عبرانیوں کی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ کتنے اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں؟ اوہ، ہمارا بڑا اچھا
 وقت گزر رہا ہے! اور اب ہم حوالہ بحوالہ، باریکی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ اب یقیناً..... مکمل طور پر،
 پوری بائبل ایک ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ اور اگر اسے پاک روح کے وسیلے ترتیب دیا جائے، تو ایک لفظ
 بھی ترتیب سے باہر نہیں ہے۔

(14) پس دیکھیں، ایک آدمی نے کہا، ”بائبل میں تضاد پایا جاتا ہے۔“ میں اُسے دیکھنا چاہتا
 ہوں۔ پچیس سال پہلے، میں نے، یہ پوچھا تھا، اور ابھی تک کوئی مجھے دکھانہیں پایا ہے۔ بائبل میں تضاد
 نہیں ہے۔ اگر اس میں ہے، تو یہ بائبل نہیں ہے۔ عظیم، لامحدود یہوواہ اپنے آپ میں تضاد نہیں
 رکھتا، اسلئے بائبل میں تضاد نہیں ہے۔ یہ تو لوگوں کی اپنی غلط فہمیاں ہیں۔

(15) اب تھوڑا سا پس منظر دیکھنے کیلئے، ہم واپس چلتے ہیں۔ اب، عبرانیوں کی کتاب، عبرانیوں
 کیلئے مقدس پوٹس کے وسیلے لکھی گئی تھی۔ اُس نے ایک افسیوں کی کتاب لکھی، جو کہ افسس کی، مسیحی
 کلیسیا کیلئے تھی؛ ایک رومیوں کیلئے جو روم میں تھے؛ اور ایک گلتیوں کیلئے؛ اور ایک عبرانیوں کیلئے۔

(16) اب، ہم دیکھتے ہیں پوٹس بائبل ٹیچر ہوتے ہوئے، اس کا آغاز کرتا ہے۔ اور ہم یہ سیکھ چکے
 ہیں۔ وہ ایک عظیم استاد، گملی ایل کا شاگرد تھا، جو اپنے زمانے کا نامور استاد تھا۔ اور اُسے پرانے عہد
 نامہ پر عبور حاصل تھا۔ وہ پرانے عہد نامہ کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اور اُسکی تربیت پرانے عہد نامے کے
 استادوں نے کی تھی، لیکن یہ مسیح کے لوگوں پر ظلم و ستم کرنے والا بن گیا تھا۔ اور اکثر جسمانی، استاد
 مجھے اُمید ہے میں کوئی غلط بات نہیں کرونگا۔

(17) دیکھیں، عام طور پر، اگر کوئی آدمی کسی سکول سے آتا ہے تو اُسی طریقہ سے سکھاتا ہے، اور
 یہ اکثر انسانی طریقہ ہوتا ہے۔ دیکھیں، یہ تحریک نہیں، بلکہ یہ سکول کی تعلیم ہے۔ ہمارے پاس آج یہ
 موجود ہے۔ پریسٹرین، لوٹھرن، پیٹنیکاٹل، اور باقی سب سکولوں کے پاس اپنی اپنی تھیوری ہے، اور
 وہ بس اس میں کچھ حوالے شامل کر لیتے ہیں۔

(18) اور اسی طرح پرانے عہد نامہ میں بھی ہوتا تھا۔ لیکن، پلّس، ایک اچھا تربیت یافتہ تھا، اور کلام کے صحیفوں کو جانتا تھا۔ لیکن، آپ، کلام پر غور کریں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کلام کو کتنا جانتے ہیں، اگر روح کلام کو زندہ نہیں کرتا، تو پھر لفظ مار ڈالتے ہیں۔ روح زندگی دیتا ہے۔ دیکھیں، اسکا روح کے وسیلے، جلایا جانا، یا زندہ کیا جانا ضروری ہے۔ اگر روح کلام کو زندہ نہیں کرتا اور اسے آپ کے لئے حقیقت نہیں بناتا، تو یہ صرف عقلی الفاظ ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جس پر آج ہمارے بہت سارے اقراری مسیحی ہیں، یا لفظی مسیحی ہیں، اور یہ مسیح کا عقلی تصور ہے۔

(19) پھر ہم تھوڑا آگے بڑھتے ہیں، ”اچھا، اُس نے کچھ محسوس کیا تھا؛ اور آپ نے کچھ محسوس کیا تھا۔“ اور، اوہ، ہم تھوڑی دیر بعد، اسے سیکھیں گے۔ کوئی چلاتا ہے۔ اس سے پہلے وہ اسے حاصل کرے، میتھو ڈسٹ لوگ اکثر چلایا کرتے تھے۔ پینتیکا سٹل زبانیں بولتے تھے، اس سے پہلے وہ اسے حاصل کرتے۔ اور، اوہ، ان میں کچھ ہلنے والے بھی شامل ہو گئے تھے، اور وہ لوگ اکثر ہلا کرتے تھے۔ جی ہاں۔ پرانے..... یہ لوگ اوپر نیچے اچھلتے تھے، ایک طرف آدمی، اور دوسری طرف عورتیں اچھلتی تھیں۔ دیکھیں؟ یہ شیکرز تھے۔ جب پاک روح ان پر آتا تھا تو یہ ہلتے تھے۔ ”اس طرح یہ اُسے پاتے تھے۔“ لیکن یہ سب کچھ تصوراتی ہے۔ اس میں ذرا بھی سچائی نہیں ہے۔

(20) دیکھیں خدا اپنے کلام میں رہتا ہے۔ ”اور ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے، اور سننا خدا کے کلام سے۔“ ”کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے، فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ نہ کہ کسی اور چیز کے وسیلے، چاہے آپ ہلیں، یا زبانیں بولیں، یا کچھ اور کریں۔ انکا اُسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یسوع نے کہا ہے، ”جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔ جو میرا کلام سنتا اور اُسکا یقین کرتا ہے،“ یہ اُسے زندہ کر دیتا ہے، ”اُسکے پاس ابدی زندگی ہے۔“ یہ بات ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کیا کرتے ہیں۔

(21) اب، میں ہلنے، ہلانے، یا زبانیں بولنے، اوہ، یا۔ یا چلانے کے خلاف نہیں ہوں۔ یہ درست ہے۔ یہ اچھا ہے۔ لیکن یہ بس خصوصیات ہیں۔ سمجھے؟ میں آپ کو ایک درخت سے ایک سیب دے سکتا ہوں، لیکن یہ پھر بھی درخت نہیں ہوگا۔ سمجھے؟ آپ..... یہ اوصاف ہیں۔

(22) جھوٹ بولنا، چوری کرنا، شراب پینا، سگریٹ پینا، اور زنا کرنا، یہ گناہ نہیں ہیں، یہ بے اعتقادی کی خصوصیات ہیں۔ غور کریں؟ یہی کچھ آپ-آپ کے ساتھ ہے..... آپ یہ اسلئے کرتے ہیں کیونکہ آپ ایک گناہگار ہیں۔ سمجھ؟ پہلے آپ ایک گناہگار ہوتے ہیں۔ اور پھر گناہ آپکو یہ کام کرنے پر مجبور کرتا ہے، کیونکہ آپ اعتقاد نہیں رکھتے ہیں۔ اور اگر آپ اعتقاد رکھیں، تو پھر آپ یہ کام نہیں کر سکتے ہیں۔ پھر آپ کے اندر محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمانداری، فروتنی ہوتی ہے۔ اور یہ پاک روح کے پھل ہیں۔ سمجھ؟

(23) پس ہمارے پاس یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں، اور احساسات ہیں، کیونکہ انسان اُس پرانی راہ سے ہٹ گیا ہے جہاں کلام کانٹ چھانٹ کرتا تھا۔ یہ کلام ہے۔ ”ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے۔“

(24) پس جب پولس..... جب خدا نے پولس کو چنا۔ انسان نے متیہا کو چنا۔ جب وہ..... جب انہوں نے قرعہ ڈالا لیکن اُس نے کبھی کچھ نہیں کیا۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ چرچ کے پاس، اپنے ڈیکنوں کو چنے، اور مقرر کرنے، اور اپنے منادوں کو مختلف جگہوں پر بھیجنے کا اختیار ہے۔ اور کئی مرتبہ، یہ جسمانی اختیار ہوتا ہے۔

(25) آدمی کو وہاں جانے دیں جہاں جانے کیلئے خدا اُسکی رہنمائی کرتا ہے۔ اور مجھے یہ پسند ہے۔ لیکن لوگ کانفرنس میں کہتے ہیں، ”خیر، یہاں ایک اچھا چرچ ہے۔ اس بھائی نے بڑا بردست چرچ بنایا ہے۔ اور ہمارے پاس یہ پالتو بندہ ہے۔ وہ اسے اس چرچ میں بھیج دیں۔ انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ وہ اپنے آپکو ختم کر رہے ہیں۔ دیکھیں؟ پہلی بات، اگر وہ آدمی وہاں جاتا ہے، تو وہ اُس آدمی کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اور اس طرح وہ اپنے منظور نظر پالتو کو بھیج کر، صرف چرچ کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہا ہے۔

(26) لیکن میں مقامی جماعت کے اعلیٰ اختیار پر ایمان رکھتا ہوں۔ جی ہاں۔ ہر چرچ کے پاس یہ اختیار ہونا چاہیے، وہ اپنے پاسٹروں، اپنے ڈیکنوں، یا، جسے بھی وہ چننا چاہتے ہیں چنیں۔ اور پھر، اس طریقے سے، اُس آدمی پر کوئی بشارت حکمران نہیں کریگا۔ پھر جب پاک روح کلیسیا سے کچھ کہتا ہے، تو انہیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا ہم یہ کر سکتے ہیں یا وہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ آپکا پاک

روح سے شخصی رابطہ ہوگا۔ مجھے بائبل میں سے دکھائیں، بائبل میں، ایک مقامی چرچ کے بزرگ سے بڑا کون ہے؟ یہ سچ ہے، جی ہاں، جناب، یہ مقامی چرچ کی خود مختاری ہے، اور ہر چرچ کے پاس یہ اختیار ہے۔ اب، بھائی چارہ رکھنا، بہت اچھی بات ہے۔ اور تمام چرچ کو ایک ساتھ، بھائی چارہ رکھنا چاہیے۔ لیکن مقامی چرچ خود مختار ہے!

(27) پولس پر غور کریں، ایک عظیم ماہر استاد، اور ماہر تربیت یافتہ ہوتے ہوئے، ایک دن، دمشق کی راہ پر گامزن تھا، تاکہ اُن لوگوں کو گرفتار کرے جو نئے راستے پر چل رہے تھے۔ اور دیکھیں، وہ سنجیدہ تھا۔ خُدا آپ کو آپکی سنجیدگی سے جج نہیں کرتا ہے۔ میں نے بت پرستوں سے بڑھکر سنجیدہ لوگ کبھی نہیں دیکھے ہیں۔ اُن میں سے بہت سارے، بیفائدہ، ایک بت کی قربانی کیلئے اپنے۔ اپنے بچو کو قربان کر دیتے ہیں۔ کیا یہ سنجیدگی نہیں ہے۔ سنجیدگی میں، ایک آدمی کا بولک ایسڈ پی سکتا ہے، اور سوچتا ہے وہ اس سے بڑھکر بھی کچھ کر سکتا ہے۔ سنجیدگی آپ کو نجات نہیں دے سکتی۔ ”ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے پر اُسکی انتہا میں موت کی راہیں ہیں۔“

پولس سنجیدہ تھا، جب اُس نے سنسٹنس کو سنگسار کرنے کے وسیلے، اپنے اختیار کی گواہی دی۔ کچھ سالوں کے بعد، میں پولس کی معافی کو پسند کرتا ہوں، اُس نے کہا، ”میں شاگرد کہلانے یا رسول کہلانے کے لائق نہیں ہوں، کیونکہ میں نے کلیسیا کو آخری حد تک ستایا تھا۔“ سنجیدگی کے ساتھ!

(28) وہ اپنی راہ پر گامزن تھا، اور اُسے ایک تجربہ ہوا۔ پاک روح ایک بڑے آگ کے ستون میں سے نیچے آیا، اور اُسے اندھا کر دیا۔ اور، ہم نے اسے دیکھا تھا، کہ وہ آگ کا ستون مسیح تھا۔ اور وہی آگ کا ستون بیابان میں بنی اسرائیل کی رہنمائی کرتا تھا۔ مسیح خُدا تھا، اور خُدا مسیح تھا۔ خُدا مجسم ہوا اور خُدا اندیئوس کے بدن میں رہا۔ ”خُدا نے مسیح میں ہو کر، دنیا سے میل ملاپ کر لیا،“ اور دکھا دیا کہ وہ کون ہے۔

(29) پیچھے بائبل میں، گزشتہ آیات میں ہم نے پڑھا تھا، کہ، ”اُس نے اپنے آپ کو فرشتوں سے کمتر بنالیا۔ ایک صورت اختیار کی، فرشتوں کی صورت نہیں، بلکہ ایک جسمانی صورت اختیار کی۔“ فرشتے گرے نہیں تھے، اُنہیں مخلصی کی ضرورت نہیں تھی۔ بنی نوع انسان، آدمی گرے تھے، اور اُنہیں

نجات کی ضرورت تھی۔ پس، پرانے قانون کے مطابق، چھٹکارا دینے کیلئے کسی۔ کسی آدمی کو، پہلے قرابتی ہونا لازمی تھا؛ یہ عظیم روت کی کتاب میں موجود ہے، کچھ عرصہ پہلے، ہم نے اسے دیکھا تھا۔ اور خُدا، روح ہوتے ہوئے، کیسے ہمارا قرابتی بن سکتا تھا، اُسے ہم میں سے ایک بننا تھا، تاکہ اس ترتیب کے مطابق وہ ہمیں مخلصی دے اور ہمیں ابدی زندگی میں شامل کرے۔ وہ ہم جیسا بن گیا، تاکہ اُس کے فضل سے ہم اُس جیسے بن سکیں۔

(30) اور ہم دیکھتے ہیں آگ کا ستون بنی اسرائیل کی رہنمائی کرتا تھا۔ اور جب وہ یہاں زمین پر جسم بن گیا، تو ایک دن ہم اُسے یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں، اور اُس نے دعویٰ کیا کہ وہ آگ کا ستون تھا۔ اُنہوں نے کہا، ”تُو کہتا ہے تُو ہمارے باپ ابرہام سے بڑا ہے؟“

(31) اُس نے کہا، ”اس سے پہلے ابرہام تھا، میں ہوں۔“ میں ہوں کون تھا؟ جلتی ہوئی جھاڑی میں آگ کا ستون تھا، ہر نسل کیلئے ایک دائمی یادگاری تھا؛ نہ کہ صرف اُس نسل کیلئے، بلکہ اس نسل کیلئے بھی، وہی آگ کا ستون ہے۔ اور ہم آج صبح بہت شکر گزار ہیں کہ ہمارے پاس اُس کی تصویر موجود ہے، اور وہ بدلائیں نہیں ہے۔ وہ لافانی، ابدی، اور مبارک ہے۔ وہ آج بھی وہی کام کر رہا ہے جو اُس نے تب کئے تھے، اور آج ہم کتنی زیادہ خوشی محسوس کرتے ہیں!

(32) پس اس سے پہلے پولس اس تجربے کو قبول کرتا..... اُس نے جانا خُداوند کا فرشتہ آگ کا ستون تھا، جو کہ مسیح تھا، اور..... دیکھیں، جو عہد کا فرشتہ تھا، وہ مسیح تھا۔ موسیٰ نے سوچا، مصر کے خزانوں سے، بہتر ہے، کہ مسیح کے لوگوں کے ساتھ دکھ سہا جائے، اور مسیح کی قیادت میں چلا جائے۔ اُس نے مسیح کی پیروی کی، جو اُس وقت آگ کے ستون کی شکل میں تھا۔

(33) پھر مسیح نے فرمایا، ”میں خُدا میں سے آیا ہوں،“ اُس وقت وہ زمین پر تھا، ”میں واپس خُدا کے پاس جاتا ہوں۔“ اُس کی موت، دفن ہونے، اور جی اُٹھنے کے بعد، اب وہ جلالی بدن میں کبریا کی ذہنی طرف، ہماری شفاعت کیلئے بیٹھا ہوا ہے؛ لیکن پولس نے اُسے، دوبارہ آگ کے ستون کی شکل میں دیکھا: ایک نور اُس کی آنکھوں سے نکلیا، اور؛ اُسے اندھا کر دیا۔

(34) پطرس نے اُس نور کو جیل میں دیکھا تھا، اور اُسکے لئے دروازے کھل گئے تھے اور وہ باہر چلا

گیا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں یہ وہی الفا اور اومیگا، اول اور آخر تھا۔

(35) اور یہاں وہ آج، ہمارے ساتھ ہے، اور وہی کام کر رہا ہے جو اُس نے تب کئے تھے، اور ہم پرواپس اپنے آپکو آشکارا کر رہا ہے اور سائنسی دنیا کو دکھا رہا ہے۔

(36) اوہ، زمین پر تاریکی اور افراتفری کی اس عظیم گھڑی میں، ہم جانتے ہیں، ہم ساری زمین پر سب سے زیادہ خوش، اور شادمان لوگ ہیں۔ ہر زمانے میں، جب بھی لوگوں کو شامل کیا گیا، تو زمین پر ہر قسم کے نظام اور باقی چیزیں وجود میں آگئیں، لیکن اب، آج، حقیقی، زندہ خدا، اپنے کلام کے وسیلے اور اپنے ظاہری ثبوتوں کے وسیلے، ہمیں دکھا رہا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ یہاں موجود ہے، اور کام کر رہا ہے، جنبش کر رہا ہے، اور جی رہا ہے، اور ٹھیک وہی کام کر رہا ہے جو اُس نے کئے تھے۔ ہم بڑے خوش قسمت لوگ ہیں، کہ ہمارے پاس وہ ہے! ہمیں چاہیے..... پھر، بائبل دوسرے باب میں، کہتی ہے، ”ان باتوں پر ہمیں دل سے غور کرنا چاہیے۔ کیونکہ، اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں؟“

(37) پس اب، ہم اسے دیکھتے ہیں، اس سے پہلے پولس اُس تجربے کو قبول کرتا..... اب، ہم، اسکی گہرائی میں جائینگے۔ اب، اے کلیسیا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، آپکو کس قسم کے تجربے ہوئے ہیں، میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ تجربہ کتنا سچا، اور کتنا حقیقی لگتا ہے، اسے پہلے بائبل سے پرکھا جانا چاہیے۔ یہ ہمیشہ کلام کے مطابق ہونا چاہیے! اسے کسی بھی دوسرے تجربے پر مت چھوڑیں۔

(38) اور اس سے پہلے، پولس اسے قبول کرتا، وہ عرب میں چلا گیا، اور وہ وہاں تین سال رہا، اور اس تجربے کو کلام کے ساتھ پرکھا۔ پس اور جب وہ واپس آیا، تو وہ پُر یقین تھا۔ کوئی بات اُسے پریشان نہ کر سکی، کیونکہ وہ کلام پر ٹھوس، اور پکا تھا۔ اور اب یہاں وہ مڑتا ہے تاکہ عبرانیوں کو یہ باتیں دکھائے، اور وہ عظیم باتیں بتائے، جنکا ذکر پرانے عہد نامے میں کیا گیا تھا، اور یسوع مسیح میں اُسکا اظہار کیا گیا تھا۔ کتنی عمدہ بات ہے!

(39) اب، گزشتہ اتوار، یا گزشتہ بدھ کو، بھائی نیول نے یہاں، پانچویں باب کی، بلند یوں کو چھوا

تھا؛ کیونکہ یہ بڑا عمدہ باب ہے۔ اور ہم نے چوتھے باب پر بات کرتے ہوئے، سبت کو، پچھلے اتوار دیکھا تھا، کہ سبت کو ماننا چاہیے۔ کیا آج صُبح، آپ یقین ہیں، کیا آپ جانتے ہیں سبت کو ماننا کیا ہے؟ اگر جانتے ہیں، تو کہیں، ”آمین۔“ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔ ایڈیٹر۔]

(40) سبت ”آرام ہے“ جس میں ہم داخل ہوتے ہیں، کسی دن کے وسیلے نہیں، شریعت کے وسیلے نہیں، بلکہ مسیح میں شامل ہونے کے وسیلے ہم سبت میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ ہمارا سبت ہے۔ ہم پرانے عہد نامے سے یہ دیکھ سکتے ہیں، کیونکہ وہاں دکھایا گیا تھا ایک وقت آریگا کہ کلام آریگا ”اور حکم پر حکم، اور قانون پر قانون ہوگا۔“ اور اُس نے ثابت کر دیا کہ پیشکشوں کے دن ہم آرام میں داخل ہو گئے تھے، ”کیونکہ یہ تھکے ماندوں کیلئے آرام ہے، ضم ہو جانا ہے۔“

(41) ہم دیکھتے ہیں، کہ ”خُدا نے داؤد میں ہوتے ہوئے ایک دن کو، یعنی ساتویں دن کو محدود کر دیا۔“ اور، ”خُدا نے ساتویں دن آرام کیا۔“ اور بیابان میں بنی اسرائیل کو۔ یہ حکم دیا۔ ”اور دوبارہ، اُس نے ایک دن محدود کر دیا۔“ یہ کونسا دن تھا؟ کیا ہفتے میں ایک خاص دن تھا؟ بلکہ جس دن تم اُسکی آواز سنو، اپنے دل سخت نہ کرو۔“ یہی وہ دن ہے جس میں وہ داخل ہو رہا ہے، تاکہ آپ کو ابدی سکون، اور ابدی آرام دے۔

(42) پھر، آپ کو نہ بھی بننے کیلئے، اتوار کو چرچ جانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ کیونکہ جب آپ خُدا کے روح سے پیدا ہو جاتے ہیں، آپ سدا کیلئے آرام میں داخل ہو جاتے ہیں، اور مزید سبت کی پابندی نہیں رہتی ہے۔ آپ ابدیت کیلئے، ہمیشہ، مسلسل، سبت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ”آپ کے دنیاوی کام ختم ہو جاتے ہیں،“ بائبل فرماتی ہے، ”اور آپ مبارک سلامتی میں داخل ہو جاتے ہیں۔“

(43) یہ پہلے پانچ ابواب یسوع کو بطور سردار کاہن پیش کرتے ہیں۔ ”اگلے زمانہ میں خُدا نے باپ دادا سے حصّہ بہ حصّہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے، اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے، یعنی یسوع کی معرفت کلام کیا،“ پہلا باب، اور پہلی آیت ہے۔

(44) پھر پانچویں باب کے اختتام میں، ہم اُسے بطور ملکِ صدق کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ جس کے دنوں کا کوئی آغاز نہیں، اور زندگی کا کوئی اختتام نہیں، بلکہ مسلسل ابد تک ایک کاہن

ہے۔ اس پر غور کریں۔ یہ عظیم آدمی کون تھا؟ ہم اسے دیکھیں گے، مزید دو ابواب اور ہیں، پھر ہم اسکی پوری زندگی کا مطالعہ کریں گے۔ اس عظیم آدمی کی ابرہام سے ملاقات ہوئی تھی، اس کا کوئی باپ نہیں تھا، اسکی کوئی ماں نہیں تھی، اسکی زندگی کے وقت کا کبھی کوئی آغاز نہیں ہوا، اور نہ اسکی زندگی میں ایسا کوئی وقت آئیگا جب اسکی زندگی کا اختتام ہوگا۔ اور یہ ابرہام سے ملا جب وہ بادشاہوں کو قتل کر کے آرہا تھا۔

(45) اس عظیم شخص پر غور کریں، یہ کون تھا، جو آج بھی زندہ ہے۔ اور اسکی زندگی کا اختتام نہیں ہوا تھا۔ یہ مسیح تھا، جس سے وہ ملا تھا۔ کچھ دنوں میں ہم اس بات کا گہرائی سے مطالعہ کرنے جارہے ہیں۔

(46) اب، دیکھیں ہم پانچویں باب کو شروع کرنا چاہتے ہیں، اس سے پہلے ہم چھٹے میں۔ میں جائیں ہم تھوڑا سا پس منظر لینا چاہتے ہیں، کیونکہ یہ واقعی ایک عمدہ بات ہے۔ غور سے دیکھیں۔ اب ہم اس باب کی ساتویں آیت کو دیکھیں گے۔ خیر، آئیں چھٹی آیت سے شروع کرتے ہیں۔

چنانچہ وہ دوسرے مقام پر بھی کہتا ہے، کہ تُو ملکِ صدق کے طریقہ کا ابد تک کا بن ہے۔

اُس نے اپنی بشریت کے دنوں میں، زور زور سے..... نکار کر..... اور آنسو بہا بہا کر..... اُسی سے دعائیں اور التجائیں لیں جو اُس کو موت سے بچا سکتا تھا، اور خُدا اترسی کے سبب سے اُس کی سنی گئی۔

اور باوجود بیٹا ہونے کے، اُس نے..... دکھ اُٹھا اُٹھا کر فرما نبرداری سیکھی؛

(47) اب یہاں میں، یہ نویں آیت بھی لینا چاہتا ہوں۔ سنیں۔ میرا خیال ہے بھائی نیول نے، بدھ کو اسے لیا تھا۔ میں یہاں نہیں تھا۔ خیر، سنیں۔

اور کاہل بن کر، اپنے سب فرمانبرداروں کے لئے ابدی نجات کا باعث ہوا؛

اور اُسے خُدا کی طرف سے ملکِ صدق کے طریقہ کے سر دار کا بن کا خطاب ملا۔

اس کے بارے میں ہمیں بہت سی باتیں کہنی ہیں،.....

(48) اس بات کو ہم یہیں چھوڑ دیتے ہیں؛ کیونکہ اگلی چند راتوں میں ہم ملکِ صدق کو دیکھنے

جارہے ہیں۔

(49) اب ہم اس پر، باقاعدہ مطالعہ شروع کرنے جارہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں..... میں اسکا

باقی حصہ بھی اسی گھڑی پڑھ دوں، گیارہویں آیت سے۔

اس کے بارے میں ہمیں بہت سی باتیں کہنی ہیں..... جن کا سمجھنا مشکل ہے، اس لئے کہ تم اُونچا سننے لگے ہو۔

وقت کے خیال سے..... تو تمہیں اُستاد ہونا چاہیے تھا، مگر اب اس بات کی حاجت ہے کہ کوئی شخص خُدا کے کلام کے ابتدائی اُصول تمہیں پھر سکھائے؛ اور سخت غذا کی جگہ تمہیں دودھ پینے کی حاجت پڑ گئی ہے۔

کیونکہ دودھ پیتے ہوئے کوراستبازی کے کلام کا تجربہ نہیں ہوتا: اس لئے کہ وہ بچہ ہے۔

اوہ، میں پُر اُمید ہوں اب پاک روح ٹھیک آپ کی گہرائی میں اتر رہا ہے۔

کیونکہ دودھ پیتے ہوئے کو کوراستبازی کے کلام کا تجربہ نہیں ہوتا: اس لئے کہ وہ بچہ ہے۔

(50) اگر آپ بچے کو سخت غذا دیتے ہیں، تو آپ اُسے مار ڈالتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ بہت سارے لوگ کہتے ہیں۔ آہ، میں۔ میں اس پر ایمان نہیں رکھتا، اور چلے جاتے ہیں۔ ابھی تک بچے ہیں! وہ سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ وہ سچائی کو تھام نہیں سکتے ہیں۔ یہ انہیں مار ڈالتی ہے۔ آج، کلیسیا کو عظیم، اور بڑی باتیں جانی چاہئیں، لیکن آپ انہیں سکھانہیں سکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں۔ انہیں۔ انہیں۔ انہیں۔ انہیں ٹھوکر لگتی ہے۔ یہ نہیں جانتے اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔

(51) پولس، اس عبرانی گروہ سے بات کر رہا تھا..... یہاں تک کہ، وہ اب علما سے، بلکہ ٹھیک تربیت یافتہ، علما سے بات کر رہا تھا۔ اور ہم ان علمی باتوں کو، اب تھوڑی دیر۔ دیر میں، دیکھنے لگے ہیں۔ دیکھیں گہرے روحانی بھیدوں سے، کلیسیا آج بھی اندھی ہے۔ وہ کہتا ہے، ”جبکہ تمہیں دوسروں کو سکھانا چاہیے، لیکن تم ابھی تک بچے ہو۔“

(52) اوہ، میں جانتا ہوں یہاں بہت سارے لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو کہتے ہیں، ”اوہ، اب مجھے مزید چرچ جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خُدا کی حمد ہو، پاک روح آپکا ہے، وہ اُستاد ہے۔“ جب آپ اس طرح سوچتے ہیں، تو آپ غلط ہیں۔ اگر پاک روح اُستاد ہے تو پھر کلیسیا میں اُس نے اُستاد کیوں رکھے ہیں؟ دیکھیں؟ پہلے رسول، نبی، اُستاد، مبشر، اور پاسٹر ہیں۔ پاک روح نے

کلیسیا میں استاد رکھے ہیں، اور وہ استادوں کے وسیلے سکھاتا ہے۔ اور اگر وہ۔ وہ استاد کلام کے مطابق نہیں سکھاتا، تو خدا اُسکی تصدیق نہیں کرتا، تو پھر وہ درست استاد نہیں ہے۔ اُسے پوری بائبل کا موازنہ کرنا چاہیے، اور کلام کو اتنا ہی موثر ہونا چاہیے جتنا یہ تب تھا۔ پھر حقیقی بات کھل کر سامنے آتی ہے۔ (53) اب غور کریں۔

اور سخت غذا پوری عمر والوں..... کے لئے ہوتی ہے، جن کے حواس کام کرتے کرتے..... نیک و بد میں امتیاز کرنے کے لئے تیز ہو گئے ہیں۔

جو بات کو پرکھ سکتے ہیں، درست کیا ہے اور غلط کیا ہے۔

(54) اب غور کریں، اب ہم اپنے سبق کو شروع کرتے ہیں۔ اب کافی پس منظر دیکھ لیا ہے، آئیں پہلی آیت کی جانب چلتے ہیں۔
پس اؤ مسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتوں کو چھوڑ کر،.....

وہ کیا کہہ رہا ہے؟ پہلے تمام پانچ ابواب مسیح کو پیش کرتے ہیں، اور دکھاتے ہیں وہ کون ہے۔ اور اب ہم مسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتوں کو چھوڑ رہے ہیں۔

(55) اب ہم اُسے کس صورت میں دیکھتے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں وہ عظیم یہوواہ تھا یعنی خدا مجسم ہوا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں وہ ایک۔ ایک نبی نہیں، بلکہ الوہیت کی ساری معموری تھا۔ وہ یہوواہ تھا جس نے جسم اختیار کیا۔ اور یسوع کا بدن، صرف، اُس کا خیمہ تھا۔ خدا انسان میں رہ رہا تھا۔ خدا کا انسان سے، انسان کے وسیلے، یعنی اپنے بیٹے کی پاک پیدائش کے وسیلے ملاپ ہو گیا تھا۔ اور یہوواہ، روح، اُس میں بس گیا تھا۔

(56) اب، کتنوں کو الوہیت کی تعلیم کے بارے میں یاد ہے، ہم کیسے واپس گئے تھے اور خدا کو عظیم دھنک کی مختلف روح میں پایا تھا، اور وہ کیسا تھا؟ اور پھر خدا سے لوگوں باہر نکل کر آیا، اور تھیوفنی بن گیا، اور یہ ایک انسانی شکل تھی۔ اور موسیٰ نے چٹان کی شکاف سے، اسی شکل کو دیکھا تھا۔ اور پھر اس کے بعد تھیوفنی مکمل طور پر مسیح کی شکل میں، انسان بن گیا تھا۔

اور ہم جانتے ہیں کہ ہمیں، اُسکے فضل کے وسیلے ابدی زندگی ملی ہے۔ اب لفظ ہمیشہ کا مطلب ہے

”ایک مدت؛ یا وقت کی وسعت۔“ بائبل میں، اسے یوں کہا گیا ہے، ہمیشہ اور ہمیشہ؛ یہ ایک جوڑ ہے۔ اور لفظ فوراً اور پر مطلب ہے ”ایک مدت۔“ لیکن ابدی کا مطلب سدا۔ پس اسلئے ہر اُس چیز کا اختتام ہے جس کا آغاز ہوا ہے، لیکن جس چیز کا آغاز نہیں ہوا اُس کا اختتام بھی نہیں ہے۔ پس خُدا کا کوئی آغاز نہیں اسلئے اُس کا کوئی اختتام نہیں ہے۔

(57) اور پس، دیکھیں، ملکِ صدق، عظیم کا بن، ایک انسان کی طرح تھا، اُس کی کوئی ابتدا نہیں تھی اور نہ اُس کی انتہا تھی۔ اور ہم، اُس تھیوفنی کے وسیلے، غور کریں، دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے خُدا کی صورت پر بنائے گئے تھے؛ اور پھر یہ تھیوفنی جسم بن کر ہمارے درمیان آ گیا، اور، اُس کی موت کے وسیلے، ہم نے اُس کے روح کو حاصل کیا اور اب ہمارا اختتام نہیں ہے؛ یہ ابدی زندگی ہے؛ یہ فرشتوں کیلئے نہیں ہے، بلکہ مردوں و خواتین کیلئے ہے۔ اوہ، میں..... میں، اسے اسی طریقے سے حاصل کر سکتا ہوں کاش میرے۔ میرے سامعین اسے سمجھ جائیں! آپ ایک فرشتہ نہیں ہونگے۔ خُدا نے فرشتے بنائے، خُدا نے انسان بنایا۔ اور جو خُدا نے خُدا سے بنایا ہے، وہ خُدا کی طرح، ابدی ہے۔ اور انسان اپنے خالق کی طرح ابدی ہے، کیونکہ وہ ابدیت سے بنایا گیا تھا۔

(58) گناہ کا اختتام ہے، مصیبت کا اختتام ہے۔ اسلئے، کوئی، ابدی جہنم نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک جہنم ہے، جس میں آگ اور گندھک ہے، اور ہمیں یہ معلوم ہے، لیکن جہنم ابدی نہیں ہے۔ دیکھیں ابدی زندگی کا ایک ہی نمونہ ہے اور اُس کا تعلق خُدا سے ہے۔ اگر آپ ابد تک مصیبت میں رہنا چاہتے ہیں، تو آپ کو ابدی زندگی کی ضرورت ہے۔ لیکن جہنم کا اختتام ہے، ہو سکتا ہے اربوں سال لگ جائیں، لیکن آخر کار اُس کا اختتام ہو جائیگا۔

(59) بائبل کہیں نہیں کہتی، وہ ابد تک مصیبت میں رہیں گے، بلکہ کہتی ہے، ”ہمیشہ ہمیشہ تک۔“ یوناہ نے سوچا وہ مچھلی کے پیٹ میں، ”ہمیشہ تک،“ رہیگا۔ فوراً اور میں فاصلہ ہے یا وقت کی حد ہے۔ لیکن ابدیت دائمی ہے، جسکی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا ہے۔ اور وہ ایک چھلے، یا ایک سرکل کی مانند ہے۔ اور جیسے جیسے ہمارا وقت آگے بڑھتا ہے، ہم بس خُدا کے عظیم مقصد کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔

(60) خُدا نے اپنے مقصد کے مطابق انسان کو اپنی صورت پر بنایا، تاکہ خُدا کے ساتھ رفاقت

رکھے۔ اور اُس نے اُسے ایک ٹھوس وجود بنایا۔ دیکھیں، گناہ ہمیں بدعنوانی کے۔ کے۔ کے مقام پر لے آیا تھا، مگر خُدا کے پروگرام کو کبھی روک نہیں پایا تھا۔ اور، اے گناہ گار دوست، اگر آج، تو خُدا کے روح سے دوبارہ پیدا نہیں ہوا، تو تیرا ایک دن اختتام ہونے والا ہے۔ اور تیرا انجام افراتفری، تباہی، دکھ اور مصیبت ہے۔ لیکن اگر تو خُداوند یسوع پر ایمان لاتا ہے، اور اُسے اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرتا ہے، تو جیسے خُدا ابدی ہے تو بھی ابدی بن سکتا ہے۔ تم نہیں مرو گے، ”میں تمہیں زویٰ، ابدی زندگی یعنی خُدا کی زندگی دوں گا، اور تم کبھی ہلاک نہیں ہو گے اور نہ عدالت میں جاو گے، بلکہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو جاو گے“ وہ یہی کچھ تھا۔ اور وہ اسی کیلئے آرہا ہے۔

(61) اب، یسوع، جب اپنی کہانت کی آمد میں آیا تھا، تو وہ ہمدردی حاصل کرنے نہیں آیا تھا۔ بہت سارے لوگ اس طرح سکھاتے ہیں، کہ وہ آیا، اور کہا، ”خیر، اگر میں دُکھ اٹھاؤں، تو میں لوگوں کی۔ کی۔ کی نظر میں ہمدردی حاصل کروں گا اور وہ ضرور میرے پاس آ جائیں گے۔“ یہ غلط سوچ ہے۔ اس کے لئے کوئی حوالہ موجود نہیں ہے۔

کیونکہ، ہر وہ شخص جو کبھی نجات پائیگا، خُدا اُسے بنائے عالم سے پیشتر سے جانتا تھا۔ بائبل اس طرح کہتی ہے۔ دیکھیں، خُدا انہیں چاہتا، کہ کوئی بھی انسان ہلاک ہو۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے، لیکن خُدا ہوتے ہوئے، اپنی پیش بینی سے وہ اس بات کو جانتا تھا۔

(62) رومیوں، آٹھویں باب میں دیکھیں۔ پولس اس بات کے ساتھ کھڑا ہے، اور خُدا کے انتخاب کی بات کرتا ہے، اور، عیسو اور یعقوب کی بات کرتا ہے، اس سے پہلے وہ بچے پیدا ہوتے، یا کچھ بھی ہوتا، خُدا نے کہا وہ انہیں جانتا تھا اور اُس نے یعقوب سے محبت کی اور عیسو سے نفرت، اس سے پہلے کہ۔ کہ وہ دونوں لڑکے اپنے تشکر کا اظہار کرتے، کیونکہ وہ خُدا تھا۔ وہ جانتا تھا..... اور وہ لامحدود ہے۔ اور لامحدود ہوتے ہوئے، وہ ہر کبھی، ہر پسو، ہر چھپر، اور باقی سب چیزوں کو، جانتا تھا جو کبھی زمین پر ہونگیں۔ وہ لامحدود ہے، لافانی ہے، مبارک خُدا ہے، عالم کل ہے، ہر جگہ موجود ہے، اور قادر مطلق ہے۔ کوئی چیز ایسی نہیں جسے وہ نہیں جانتا۔ یہی سبب ہے کہ وہ بتا سکتا ہے کہ انجام کیا ہوگا۔ وہ آغاز ہی سے انجام کو جانتا تھا۔

(63) الہام کیا ہے اُس کا علم۔ وہ چیف اٹارنی ہے۔ وہ وہ۔ وہ وہ۔ وہ حج ہے۔ اور وہ اپنی حکمت سے۔ سے وکیل سے بات کرتا ہے۔ اور یہی نبوت ہے، کیونکہ پہلے سے بتا دیا گیا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کیا ہونے والا ہے۔ اب، یہ وہ خُدا ہے جس کی ہم خدمت کرتے ہیں۔ یہ کوئی تاریخ کا دیوتا نہیں ہے، بدھوں کی طرح اور مسلمانوں کی طرح، یا باقیوں کی طرح۔ لیکن، ایک خُدا ہے جو ہر جگہ موجود ہے، ٹھیک آج صُبح، یہاں، ٹھیک اس وقت اس ٹیبر نیکل میں؛ عظیم، میں ہوں موجود ہے، جس نے اپنے آپ کو عاجزی میں ڈھال دیا، تاکہ گناہ آلودہ جسم اختیار کرے۔ وہ یہاں ہے۔ جس نے آپ کو نجات دی ہے۔ کوئی اور نہیں ہو سکتا، کہیں بھی، کسی وقت بھی کوئی یہ نہیں کر سکتا ہے۔

(64) آسمان پر خُدا کے پاس تین اشخاص نہیں تھے، کہ اُن میں سے ایک کو، بطور بیٹا بھیجتا۔ یہ خُدا، خود تھا، جو بیٹے کی صورت میں نیچے آیا۔ بیٹے کی ابتدا ہے، اور بیٹے کی ابتدا ہوئی۔ اور، آپ میں سے کچھ عزیز کیتھولک لوگ کہتے ہیں، میرے پاس آپ کی کتاب، فُلٹس آف فیتھ ہے، جو کہتی ہے، ”خُدا کی اہنیت ابدی ہے۔“ آپ اس لفظ کا اظہار کیسے کریں گے؟ آپ اسکا سینس کیسے پیش کریں گے؟ یہ کیسے ابدی ہو سکتا ہے؟ یہ بائبل میں نہیں ہے۔ یہ آپ کی کتاب میں ہے، ”بیٹا ابدی ہے۔“ وہ نہیں ہے..... یہ لفظ درست نہیں ہے۔ کیونکہ، جو کوئی بھی بیٹا ہے اُسکی ابتدا ہے، اور ابدی کی کوئی ابتدا نہیں، اسلئے بیٹا ابدی نہیں ہے۔ پس مسیح بدن بکر آیا اور ہمارے درمیان رہا۔ اور اُسکی ابتدا ہوئی۔ اسلئے بیٹا ابدی نہیں ہے۔ اہنیت ابدی نہیں ہے، الوہیت ابدی ہے۔ دیکھیں، وہ ہمیں نجات دینے آیا، اور اُس نے ہمیں نجات دی۔

(65) اب، پولس، یہ بات کر رہا ہے، اور مجھے یقین ہے پچھلے اسباق میں آپ یہ بات سمجھ چکے ہیں۔ ہم پھر کسی وقت، اس میں جائینگے، اور اگر خُداوند نے چاہا، تو آیت با آیت سیکھیں گے۔ اب۔ پس آؤ..... مسیح کی تعلیم کی۔ کی ابتدائی باتیں چھوڑ کر، کمال کی طرف قدم بڑھائیں؛.....

(66) اس سے ٹھوکر لگتی ہے، کیا نہیں لگتی؟ پس آؤ ہم کیا کریں؟

..... کمال کی طرف قدم بڑھائیں؛ اور دوبارہ بنیاد نہ ڈالیں.....

(67) اس پر غور کریں۔ آئیں لفظ ”کامل“ کو لیتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں صرف ایک ہی

طریقے سے آپ خُدا کی حضوری میں کھڑے ہونگے؟ اور وہ، کاملیت ہے۔ خُدا ناپاک چیز کو برداشت نہیں کر سکتا ہے۔

(68) اور آپ شریعت پسند: آپ اپنے آپ کو کیسے کامل بنا سکتے ہیں، جبکہ آپ کے پاس اپنے آپ کو کامل بنانے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے؟ آپ نے گناہ میں جنم لیا تھا۔ اور بدی میں صورت پکڑی تھی۔ گناہ کی خواہش کی وجہ سے آپ دنیا میں آئے۔ ”گناہ میں جنم لیا، بدی میں صورت پکڑی، اور دنیا میں آ کر جھوٹ بولا۔“ اب آپ کہاں کھڑے ہونے جا رہے ہیں؟

(69) اے گناہ گار، تُو کہاں ہے، تُو جو۔ جو کہتا ہے، میں سگریٹ چھوڑ دوں گا۔ میں آسمان پر چلا جاؤں گا؟“ اے بوڑھے کچھوے، اے نیم گرم، نام نہاد مسیحی، تُو کہاں کھڑا ہے، مَنہ لٹکائے ادھر ادھر پھرتا رہتا ہے اور کہتا ہے، ٹھیک ہے، ”اچھا ہے، میرا تعلق فلاں چرچ سے ہے؟ اے گناہ گار۔ یہ ٹھیک بات ہے۔ جب تک تُو خُدا کے روح سے نیا جنم نہیں پاتا، تُو کھویا ہوا ہے۔ یہ سچ ہے۔

(70) آپ آسمان پر کیسے جا رہے ہیں؟ آپ کہتے ہیں، ”میں نے کبھی اپنی زندگی میں جھوٹ نہیں بولا۔“ اوہ، پیارے۔ کیا جب آپ کی ابتدا ہوئی، تو کیا آپ ایک فرشتے تھے۔“ یہ ایک جھوٹ ہے۔ مجھے پروا نہیں آپ کتنے اچھے ہیں؛ آپ ایک گناہ گار ہیں۔ اور آپ میں ایک بات کی کمی ہے؛ اور کوئی پریسٹ نہیں، کوئی بپش نہیں، کوئی کارڈ نیل نہیں، کوئی پوپ نہیں، کوئی اور شخص نہیں ہے جو آپ کو نجات دے سکتا ہے، کیونکہ یہ سب ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں۔ اور ہم انہیں کچھ منٹوں میں دیکھیں گے۔ بس یہ ایک ہی شکل میں ہیں۔ وہ تھا..... روم کا پوپ گناہ میں پیدا ہوا، اور بدی میں صورت پکڑی، اور دنیا میں آ کر جھوٹ بولا، مرد اور عورت کی جنسی خواہش سے پیدا ہوا۔ اس میں آپ کو کہاں سے راستبازی ملتی ہے؟

(71) ”خیر، اُسکے ماں باپ بھی اسی طرح پیدا ہوئے، اور وہ بھی اسی طریقے سے پیدا ہوئے تھے، اور اُسکے دادا اور دادی بھی اسی طرح پیدا ہوئے تھے۔“ اسکا آغاز، گناہ کے ساتھ ہوا!

(72) پس کون کہہ سکتا ہے یہ پاک ہے اور وہ پاک ہے؟ صرف ایک ہی ہستی پاک ہے، اور وہ زندہ خُدا کا بیٹا، یسوع مسیح ہے، جو کامل بنایا گیا تھا۔ ہماری مانگ کاملیت ہے۔ اب، ہم اسے کیسے

حاصل کرنے جا رہے ہیں؟ اپنے لئے، خودکوشش کریں۔ میں آسمان پر اپنی قابلیت سے جانے کی کوشش کو پسند نہیں کرتا ہوں۔“ میں کھوجاؤنگا۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں کبھی کچھ بُرا نہیں سوچا، اور اگر میں نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی بُرے الفاظ نہیں بولے، اور کبھی کوئی بُری چیز نہیں دیکھی، اور کبھی کوئی گند اخیال نہیں سوچا، کبھی ایسا نہیں کیا، پھر بھی میں جہنم کی دیواروں کی طرح سیاہ ہوں۔ میں ایک گناہ گار ہوں۔

(73) میں اپنی زندگی میں ایک کمرہ بند کر کے بیٹھ سکتا ہوں، جس طرح کارمیلیٹ بہنیں کرتی ہیں، میں دنیا سے ناطہ توڑ کر، اپنی ساری زندگی دعا میں گزار دوں، اچھے کام کروں، اور اگر کروڑ پتی پیدا ہوا ہوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اپنا سب کچھ غریبوں میں بانٹ دوں، تو پھر بھی میں ایک گناہ گار ہوں اور دوزخ میں جاؤنگا۔ جی ہاں، جناب۔

(74) میں لوٹھرن، پینٹیکاسٹل، اور پریسبٹیرین چرچ میں شامل ہو سکتا ہوں، اور میرا اُس میں ایک اچھا عہدہ ہو سکتا ہے، اور یہاں تک کہ میں سو سال تک اُن سے وفادار رہوں، اور میری ساری زندگی وہاں گزر جائے، اور کوئی شخص اپنی انگلی اٹھا کر یہ نہ کہہ پائے ”ہم نے اس میں بُرائی کا کبھی کوئی خیال پایا ہے“، پھر بھی میں جہنم میں جاؤنگا بالکل ٹھیک جیسے میں یہاں کھڑا ہوا ہوں۔

(75) میں ایک گناہ گار ہوں۔ یہ درست ہے۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ پھر بھی، کوئی طریقہ نہیں ہے، مجھے قیمت چکانے کیلئے کسی۔ کسی چیز کی تلاش کرنی ہے۔ خُدا کا تقاضا موت ہے۔ اور اگر میں اپنی جان دیتا ہوں، اور اپنی زندگی قربان کر دیتا ہوں، تو میں کیسے توبہ کر سکتا ہوں؟ کیونکہ، آپ..... آپ کو پہلے قرض کی ادائیگی کرنی ہے۔ اور خُدا فقط ایسی ہستی تھا جو اپنی جان دے بھی سکتا تھا اور اُسے واپس بھی لے سکتا تھا۔ پس وہ گناہ بن گیا، اور اپنی جان دے دی اور اُسے واپس لے لیا، اور اس طرح ”انصاف کیا“، اور قرض کی قیمت چکانی دی۔ آپ یہاں ہیں۔

(76) اب آئیں متی کا، آٹھواں باب نکالتے ہیں، میرا خیال ہے، یہ تقریباً ساتواں یا آٹھواں باب ہے۔ ہم دیکھیں گے یسوع نے یہاں کیا کہا ہے۔ ٹھیک ہے۔ یہ متی کا، پانچواں باب ہے۔ اور..... یسوع، پہاڑی واعظ میں، منادی کرتے ہوئے، سنتا لیس آیت میں کہتا ہے۔

اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو، تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے.....؟ (غور کریں۔)

پس چاہیے کہ تم کامل ہو،..... (غور کریں؟)
پس چاہیے کہ تم کامل ہو، جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔
یہ یسوع کا حکم تھا، ”تم ایسے بنو۔“

(77) وہ کہتے ہیں، ”کوئی بھی کامل نہیں ہو سکتا ہے، بائبل یوں فرماتی ہے، کوئی بھی کامل نہیں ہے۔ دیکھیں یہاں تضاد پایا جاتا ہے۔“ کیا یہ ہے؟ ٹھیک ہے۔

(78) آپ اپنے آپ کامل نہیں ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کا بھروسہ آپ کے اپنے کاموں پر ہے، تو پھر آپ کھوئے ہوئے ہیں۔ ”پس تم کامل بنو، ایسے کامل بنو جیسے خدا کامل ہے۔“ دیکھیں:
پس چاہیے کہ تم کامل ہو، جیسا تمہارا آسمانی..... باپ کامل ہے۔
(79) ”اسلئے.....“ اب عبرانیوں کا پانچواں، اور چھٹا باب کہتا ہے۔
پس اوسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتیں چھوڑ کر، کمال کی طرف قدم بڑھائیں؛.....

(80) پس اب، آپ، برتھم ٹبر نیگل والے۔ اوہ، میں جانتا ہوں، ”ہمارے درمیان شفا ہوتی ہے۔“ معجزات ہوتے ہیں۔ ”ہمارے درمیان روئائیں ہیں۔“ اوہ، یہ۔ یہ اچھا ہے۔ اور آپ کے درمیان روحانی خواب ہیں، اور کبھی کبھی یہ روحانی خواب نہیں ہوتے ہیں۔ اور۔ اور کبھی کبھی آپ..... ”ہم، ہم غریبوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم جو کر سکتے ہیں وہ ہم کرتے ہیں۔“ اوہ، یہ سب ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں ہے جسکی ہم بات کر رہے ہیں۔ ہم ایک دوسرے مقام میں داخل ہو رہے ہیں۔

..... تعلیم کو..... چھوڑ کر.....

(81) ”اوہ، جی ہاں، ہمارے پاس مسیح کی تعلیم ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں وہ کنواری سے جنما، خدا کا بیٹا تھا۔ ہم ان تمام باتوں پر، ایمان رکھتے ہیں۔“ اور یہ بڑی عمدہ بات ہے۔
(82) لیکن، اسے چھوڑ کر کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔ ”اوہ، میرے خدایا! کاش میرے پاس

مقرب فرشتے کی آواز ہوتی، میں اس بات کو اُس مقام پر لیجاتا جہاں آپ اسے سمجھ سکتے۔ اب وہ کہتا ہے، ”مسیح کی تعلیم کی ابتدائی سب باتیں چھوڑ کر،“ ساری۔ ساری تھیولوجی، پوری تھیولوجی جو ہم جانتے ہیں، مسیح کی ساری الوہیت، یعنی خُدا نے کیسے جسم اختیار کیا تھا، اور ایسی باقی ساری باتیں۔

(83) پُلُس یہاں چند منٹوں میں، اسے بیان کرنے والا ہے۔ آئیں اس سے پہلے، کہ ہم مزید آگے بڑھیں، اسے تھوڑا سا پڑھتے ہیں۔

..... اور مُردہ کاموں سے توبہ کرنے کی دوبارہ بنیاد.....

اب، اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

..... اور خُدا پر ایمان لانے کی،

اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

اور پُتسموں کی تعلیم،.....

آپ کو ضرور ہتسمہ لینا چاہیے، ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

اور ہاتھ رکھنے،.....

ہم ہاتھ رکھنے پر ایمان رکھتے ہیں، کیا ہم نہیں رکھتے؟ دیکھیں، یہ سب کچھ، ٹھیک ہے۔

..... اور مُردوں کے جی اُٹھنے،.....

(84) ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ اب غور کریں۔ آپ یہاں دیکھیں، ”عدالت“، کیلئے لفظ

”ابدی“ استعمال ہوا ہے۔ دراصل یہ فوراً پور ہے۔ جب خُدا کی طرف سے فیصلہ ہو جاتا ہے، تو یہ ہمیشہ

کیلئے ہوتا ہے۔ دیکھیں، جب فیصلہ ہو جاتا ہے تو اس میں مزید مصلحت نہیں ہو سکتی۔ اب آپ اسے

سمجھ سکتے ہیں کہ کیوں خُدا نے اپنے آپ کو آپ کو لیا، ہم اسے کہتے ہیں اُس نے اپنی بنائی ہوئی دوا

لی۔ جب اُس نے ایک انسان کو مجرم ٹھہرا دیا تھا، تو پھر صلح کرنے کا ایک ہی راستہ تھا، کہ وہ خود اُس

انسان کی جگہ لے۔ وہ ایک ہی طریقے سے ہم سے صلح کر سکتا تھا، یا میل ملاپ کر سکتا تھا، کہ ہماری جگہ

لے اور گناہ گار بن جائے۔ یہ وہاں، خُدا، ایک گناہ گار بن گیا، اور اُس نے اپنی جان دیدی۔

(85) اب، آپ ایک گناہ گار ہوتے ہوئے، اپنی جان دے سکتے ہیں، اور اس سبب کیلئے مر سکتے

ہیں۔ پولس کہتا ہے، اگر میں اپنا بدن جلانے کیلئے دے دوں، تو میں کچھ نہیں ہوں،“ کیونکہ اس سے کام نہیں بنے گا۔ دیکھیں، جب آپ مرجاتے ہیں، آپ ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ گناہ گار مرتے ہیں، تو آپ فنا ہو جاتے ہیں۔

(86) ”لیکن خُدا نے نیچے آ کر جسم اختیار کیا، اور جسم میں ہو کر گناہ کو مجرم ٹھہرا دیا، اور گناہ آلودہ جسم بن گیا۔“ کیونکہ، وہ ابدی خُدا تھا، اور اُس نے اپنے بدن کو زندہ کیا، کیونکہ وہ عادل ہے۔
(87) اب، یہ تمام باتیں ہیں، پس آؤ ہم کمال کی طرف قدم بڑھائیں، پولس نے کہا ہے۔
اب یہ کیا ہے؟

..... ابدی عدالت۔

..... خُدا نے چاہا،..... تو ہم یہی کریں گے۔ (تیسری آیت۔)

(88) اب، ”کاملیت کی طرف چلتے ہیں۔“ یسوع نے کہا، ”پس کامل بنو جیسے تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔“

اور ہم میں سے، ہر ایک مجرم ہے۔ اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم کیا کرتے ہیں، ہم مجرم ہیں۔ ہم پیدا ہوتے ہی، مجرم تھے۔ آپ کے ماں باپ پیدا ہوتے ہی، مجرم تھے۔ آپکے تمام باپ دادا گناہ میں پیدا ہوئے تھے، اور بدی میں صورت پکڑی تھی۔ پھر آپ کیسے یہ کام کرنے جارہے ہیں؟ پھر آپ کیسے کامل بنیں گے؟ اگر آپ نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا کام نہیں کیا، اور کبھی چوری نہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور اپنی زندگی میں کوئی ایسا کام نہیں کیا، آپ پھر بھی مجرم ہیں۔ اس سے پہلے آپ اپنی زندگی کا پہلا سانس لیتے آپ مجرم تھے۔ آپ مجرم تھے۔ یہ سچ ہے۔ اور اس سے پہلے آپ اپنا پہلا سانس لیتے خُدا کی طرف سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ اور آپکا فیصلہ آپکے، والدین کی جنسی خواہش کے مطابق کیا گیا تھا، جو آپکو اپنے عمل کے وسیلے، یہاں زمین پر لائے تھے۔ اور خُدا نے آغاز ہی میں، اسے رد کر دیا تھا۔ آپکا آغاز ہی گناہ کے ساتھ ہوا تھا۔ پس آپ وہاں تھے..... اور آپ سے جڑا ہوا ہر ایک شخص اس زمین پر گناہ گار تھا۔ اب آپ کیسے کامل بننے جارہے ہیں؟

(89) غور کریں۔ اب آئیں تھوڑی دیر کیلئے، عبرانیوں کا دسواں باب نکالتے ہیں۔ اور غور سے

سنیں۔ میں پہلے، نویں باب کی، گیارہویں آیت کو پڑھنا چاہتا ہوں۔
لیکن جب مسیح آئندہ کی اچھی چیزوں کا سر دار کا بن ہو کر آیا، تو اس بزرگ تر اور کامل تر خیمہ کی
راہ سے، اپنے خیمہ، یعنی اپنے بدن کی راہ سے،.....

(90) پرانے خیمہ کو، دیکھیں..... کیا آپ نے غور کیا؟ پرانے خیمہ میں ایک پردہ تھا، جو عہد کے
صندوق کو چھپائے رکھتا تھا جہاں خُدا رہتا تھا۔ کتنے اس بات کو جانتے ہیں؟ یقیناً۔ خیر، یہاں پرانے
انسان کا بنایا ہوا خیمہ تھا، جس میں بکری کے چمڑے کے پردے، اور وغیرہ وغیرہ تھے، جو خیمہ میں خُدا
کی حضوری کو چھپانے کیلئے بنائے گئے تھے۔ کتنے لوگ اس بات کو جانتے ہیں وہاں ایک شخص سال
میں ایک بار جاسکتا تھا؟ یقیناً۔ ہارون، سال میں ایک بار جاسکتا تھا۔ اور وہ مسح شدہ ہوتا تھا۔ اور۔ اور،
اوہ، یہ شرائط تھیں! اُسکے ہاتھ میں آگ ہونی چاہیے تھی؛ اور اگر وہ اسکے بغیر چلا جاتا تھا، تو جیسے ہی وہ
پردہ ہٹاتا تھا وہ مر جاتا تھا۔ وہ مُردہ پایا جاتا تھا۔ اُسے وہاں جانے کیلئے شمعِ دان روشن کرنا پڑتا تھا، اور
رحم کی تخت گاہ پر، عوضی کی، موت کا خون چھڑکنا پڑتا تھا، جب تک مسیح نے آکر اسے پورا نہ کیا۔

(91) اب، دیکھیں، خُدا ایک دوسری قسم کا خیمہ بن گیا۔ اور وہ خیمہ کون تھا؟ یسوع۔ اور خُدا
یسوع کے اندر تھا، اور چھپا ہوا تھا، اور اپنے اظہار کے وسیلے، دنیا سے اپنا میل ملاپ کر لیا۔ مسیح نے خُدا
کو ظاہر کیا۔ اُس نے کہا، ”میں یہ کام خود نہیں کرتا۔ بلکہ باپ کرتا ہے جو مجھ میں رہتا ہے۔ میں اپنے
آپ سے کچھ نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہوں جو باپ کو کرتے دیکھتا ہوں۔ باپ مجھ میں رہ کر، مجھے یہ
رویائیں دکھاتا ہے، اور پھر میں بالکل وہی کرتا ہوں جو باپ مجھے کرنے کیلئے کہتا ہے۔“ کیا آپ سمجھ
گئے ہیں؟ خُدا بکری کی رنگی ہوئی کھالوں کے پیچھے نہیں تھا، بلکہ انسانی بدن میں بسا ہوا تھا، اور چل پھر
رہا تھا۔ خُدا کے ہاتھ تھے؛ خُدا کے پاؤں تھے؛ خُدا کی زبان تھی؛ خُدا کی آنکھیں تھیں؛ اور وہ مسیح تھا۔ وہ
وہاں موجود تھا۔

(92) اب، وہ اوپر چلا گیا، اور روح نیچے آگیا، تاکہ اپنی موت کے وسیلے کلیسیا کو تالبع کر کے
کامل بنا سکے۔ اور پھر کلیسیا کے اندر وہی روح آگیا جو مسیح کے اندر تھا، اور وہی کام کر رہا ہے جو مسیح نے
کئے تھے۔ ”تھوڑی دیر باقی ہے دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی؛ لیکن تم مجھے دیکھو گے، کیونکہ میں تمہارے

ساتھ، بلکہ دنیا کے آخر تک تمہارے اندر رہوں گا۔“

(93) اب اسے سنیں۔

لیکن جب مسیح آئندہ کی اچھی چیزوں کا سردار کاہن ہو کر آیا، تو اُس بزرگ تراور کا مل ترخیمہ کی راہ سے، جو ہاتھوں کا بنا ہوا، یعنی، اس دنیا کا نہیں؛

وہ ہاتھ کا بنا ہوا نہیں تھا۔ وہ کیسے پیدا ہوا تھا؟ کنواری سے پیدا ہوا تھا۔

اور بکروں اور بچھڑوں کا خون لے کر نہیں، بلکہ اپنے بدن کو جو مخصوص کیا گیا اور قربان کیا گیا تھا، اپنا ہی خون لے کر.....

(94) آپ کو معلوم ہے خون زجنس سے آتا ہے۔ تو پھر کوئی بھی کہہ سکتا ہے، ”اوہ، وہ ایک یہودی تھا۔“ وہ یہودی نہیں تھا۔ ”اوہ، کیا ہم یہودی کے خون سے بچے ہیں۔“ نہیں، ہم نہیں۔ اور اگر ہم کسی

یہودی کے خون سے بچے ہیں، تو پھر ہم ابھی تک کھوئے ہوئے ہیں۔

یسوع یہودی نہیں تھا، اور نہ ہی وہ غیر قوم تھا۔ وہ خدا تھا: اور خدا باپ، وہ روح ہے، جو نظر نہیں

آتی۔ ”خدا کو کبھی کسی انسان نہیں دیکھا، بلکہ باپ کے اکلوتے نے اُسے ظاہر کیا ہے۔“ اُس نے خدا کو ظاہر کیا، کہ وہ کیا تھا۔

(95) اب اُسکی کلیسیا خدا کو ظاہر کر رہی ہے، اور دکھا رہی ہے وہ کیا ہے۔ سمجھے؟ ہمیں کیا کرنا

چاہیے؟ کیا اپنے آپ کو منظم کر لیں، دیکھیں، ”میں تو اسکے ساتھ کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتا ہوں۔ وہ

میٹھو ڈسٹ ہیں۔ وہ پریسٹرین ہیں۔ میں اس بات سے کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتا ہوں۔ میں ہپسٹ

ہوں۔ میں پینٹر کا شٹل ہوں۔“ ہوں! اس قسم کے مقاصد کے ساتھ، آپ گمراہ ہیں۔ ٹھیک ہے۔

(96) کون شی مار سکتا۔ کون کچھ کہہ سکتا؟ پریسٹیرین کی رسوائی کو دیکھیں۔ ہپسٹ کی رسوائی کو،

دیکھیں۔ کیتھولک کی، رسوائی کو دیکھیں۔ اور پینٹی کا شٹل، ناضرین، اور پلگرم ہولینس کی، رسوائی کو

دیکھیں۔ اور باقی سب کو دیکھیں۔

لیکن، میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں، کوئی ایک شخص ہاتھ اٹھا کر، اُسکی، رسوائی دکھائے، جی ہاں۔ کوئی

ایک انگلی اٹھا کر دکھائے، بلکہ خدا نے کہا، ”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس میں رہ کر میں خوش ہوں۔ اور اس

کی سنو۔“ وہ یہاں ہے۔ وہ کامل ہے۔

(97) اب، آئیں یہاں سے مزید کچھ اور پڑھتے ہیں۔

اور بکروں اور بچھڑوں کا..... خون لے کر نہیں، بلکہ اپنا ہی خون لے کر پاک مکان میں ایک ہی بار داخل ہو گیا، اور ابدی خلاصی کرائی..... (کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟)..... ہماری ابدی خلاصی کرائی۔

(98) ایسا نہیں آج خلاصی ملی ہے، اور پھر، اگلے ہفتے بیداری شروع ہوتی ہے، اور پھر خلاصی ملتی ہے، اور، اوہ، پھر ہم گمراہ ہو جاتے ہیں اور پھر دوبارہ خلاصی ملتی ہے۔ آپ سدا کیلئے، ایک بار ہی مخلصی پا چکے ہیں۔ یہ درست ہے۔ خلاصی، خلاصی، بار بار خلاصی نہیں ہے۔ ”یہ ابدی خلاصی ہے!“ ”وہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، ابدی زندگی اُسکی ہے، اور اُسکی کبھی عدالت نہیں ہوگی، بلکہ وہ، ماضی کا جملہ ہے،“ ”موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا۔“ دیکھیں کیونکہ وہ بلا تھا؟ کیونکہ اُس نے خاص طریقے سے بپتسمہ لیا تھا؟ کیونکہ اُسکے ہاتھوں میں خون ظاہر ہوا تھا؟ ”بلکہ خُدا کے اُکھوتے بیٹے پر ایمان لانے کے وسیلے ایسا ہوا ہے۔“ اس طرح ہم ابدی خلاصی پاتے ہیں۔

(99) اب سنیں۔

کیونکہ..... جب بکروں اور بیلوں کے خون، اور گائے کی۔ کی راکھ..... ناپاکوں پر چھڑ کے جانے سے، ظاہری پاکیزگی حاصل ہوتی ہے:

تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازیں روح کے وسیلے سے، خُدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا، تمہارے دلوں کو مُردہ کاموں سے کپڑوں نہ پاک کرے گا تاکہ زندہ خُدا کی عبادت کریں؟

(100) ”موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔“ دنیا کیا کہتی ہے کیا ہمیں اسکی پروا کرنی چاہیے؟ آپکے پڑوسی کیا سوچتے ہیں کیا ہمیں اسکی پروا کرنی چاہیے؟ ہمارا ضمیر بدل چکا ہے، اور ہم نے خُدا کے روح سے دوبارہ جنم لیکر نئی پیدائش حاصل کی ہے، اور پس زندہ حقیقی خُدا کی خدمت کریں۔ آپ یہاں ہیں۔

(101) اب ہم ایک صفحہ پلٹتے ہیں، اور، دسویں باب کی، دسویں آیت کو دیکھتے ہیں۔

..... شریعت جس میں آئندہ کی اچھی چیزوں کا عکس ہے، اور ان چیزوں کی اصلی صورت نہیں،

ان ایک ہی طرح کی قرّبانوں سے جو ہر سال بلا ناغہ گزرائی جاتی ہیں پاس آنے والوں کو ہرگز کامل نہیں کر سکتی p-e-r-f-e-c-t-e-d۔

p-e-r-f-e-c-t، ”کامل“ یہاں ہے۔

..... مسیح کی تعلیم کی ابتدائی باتیں چھوڑ کر، آؤ ہم کمال کی طرف قدم بڑھائیں؛.....

پس تم کامل بنو، جیسے تمہارا آسمانی باپ..... کامل ہے۔

(102) کیونکہ شریعت جس میں آئندہ کی اچھی چیزوں کا عکس ہے، تمام احکام اور پتہ

اور..... اور باقی ساری چیزیں جو ان کے پاس تھیں، ”عبادت کرنے والے کو کبھی کامل نہ بنا سکیں۔“ اور، پھر بھی، خُدا تقاضا کرتا ہے کہ، ”کامل بنو۔“

(103) آپ ناضرین چرچ میں شامل ہو کر، کبھی کامل نہیں بنیں گے۔ آپ ہیٹس چرچ میں شامل ہو کر، آپ پینتیکاٹل، اور باقی کسی میں شامل ہو کر، کبھی کامل نہیں بن پائیں گے۔ آپ کی وفاداری، اور اچھائی، آپ کو کبھی کامل نہیں بنا سکتی۔ آپ اس چیز کے اہل نہیں ہو سکتے ہیں۔ آپ کی قابلیت کا، اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کھوئے ہوئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں، ”دیکھیں، میں نے شریعت پر عمل کیا ہے۔ میں سبت کو مانتا ہوں۔ میں یہ کرتا ہوں، میں تمام حکموں کا مانتا ہوں۔ میں ایسا کرتا ہوں۔“

(104) پُلُس کہتا ہے، ”ان سب چیزوں کو ایک طرف رکھ دیں۔“

(105) ”یہ سب ٹھیک ہیں، اور ہم یہ کریں گے۔ ہم لوگوں کو پتہ دیں گے، اور ہم ان کی شفا اور باقی چیزوں کیلئے اُن پر ہاتھ رکھیں گے۔“

(106) ہم آیت با آیت، ان میں سے ہر ایک بات کو، لے سکتے ہیں۔ پتہ ہے، ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ”ایک اُمید ہے، ایک خُداوند ہے، ایک ایمان ہے، اور ایک ہی پتہ ہے۔“ ہم ایمان رکھتے ہیں پتہ لینا چاہیے۔ ہم مُردوں کی قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یقیناً۔ ہم ایمان رکھتے ہیں یسوع مَوا اور دوبارہ زندہ ہوا۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ ”اور بیماروں پر، ہاتھ رکھنے چاہئیں،“ کیونکہ یہ کہا گیا ہے۔ ”ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔ وہ بیماروں پر

ہاتھ رکھیں گے، اور وہ اچھے ہو جائیں گے۔“ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

لیکن یہ کیا ہے؟ پُلُس کہتا ہے، ”یہ سب مُردہ کام ہیں۔“ یہ وہ کام ہیں جو آپ کرتے ہیں۔

(107) ”اور پُلُس اب آئیں کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“ اوہ، میرے خُدا! ہم

ٹھیر نیکل میں آرہے ہیں، بنیاد میں نہیں؛ ٹھیر نیکل میں، اور ٹھیر نیکل وہ خود ہے۔ بنیاد کیا ہے: شریعت،

راستبازی، اور۔ اور۔ اور چرچ میں شامل ہونا، اور پتسمہ لینا، اور۔ اور ہاتھ رکھنا۔ یہ سب باتیں چرچ

کی ایک ترتیب ہیں۔

”لیکن اب آئیں کمال کی طرف بڑھیں۔“ صرف ایک ہی ہستی کمال ہے، اور وہ یسوع ہے۔

(108) اب اُس میں ہم کیسے شامل ہو سکتے ہیں؟ ”کیا میتھو ڈسٹ کے وسیلے؟“ نہیں۔ ”بیتیتی

کاسٹل کے وسیلے؟“ نہیں۔ ”پٹسٹ کے وسیلے؟“ نہیں۔ کسی چرچ کے وسیلے؟“ نہیں۔ ”رومن

کیتھولک کے وسیلے؟“ نہیں۔

(109) ہم اُس میں شامل کیسے ہو سکتے ہیں؟ رومیوں 1:8۔

پُلُس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں..... کیونکہ جو جسمانی ہیں، وہ جسمانی باتوں

کے خیال میں رہتے ہیں، لیکن جو روحانی ہیں، وہ روحانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں۔

(110) اگر آپ بیمار ہیں، اور ڈاکٹر کہتا ہے، ”آپ مرنے والے ہیں،“ تو آپ اس پر توجہ نہ

دیں، ذرا بھی پریشان نہ ہوں۔“

(111) پُلُس اور اگر وہ آپ سے کہتے ہیں، ”آپ کو نجات پانے کیلئے کیتھولک بننا پڑیگا، یا

پریسبیٹیرین، یا کوئی اور بننا پڑیگا،“ تو آپ اس پر توجہ نہ دیں۔

”پُلُس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں، وہ جسمانی چیزوں کے خیال میں نہیں

رہتے، جو نظر آتی ہیں۔“ ہر چیز جو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں وہ زمینی ہے۔

(112) لیکن یہ چیزیں وہ ہیں، جو کلام کے وسیلے آپ اپنی روح سے دیکھتے ہیں! دیکھیں کلام

خُدا کی عینک ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ خُدا کیا ہے اور آپ کیا ہیں۔ بَلُّو یاہ! اوہ میرے خُدا! کلام آپ کو

بتاتا ہے۔ دنیا میں واحد یہ کتاب ہے جو آپ کو بتاتی ہے آپ کہاں سے آئے ہیں، آپ کون ہیں،

اور آپ کہاں جا رہے ہیں۔ مجھے ادب کا کوئی پیچ، دکھائیں، پوری سائنس میں یا کہیں اور دکھائیں، یا کسی بھی اچھی کتاب میں دکھائیں، اس کتاب کے علاوہ کوئی اور آپ کو نہیں بتا سکتی۔ یہ خُدا کا چشمہ ہے، جو دکھاتی ہے وہ کیا ہے اور آپ کیا ہیں۔ پھر، اس کے درمیان بلڈ لائن ہے، جو دکھاتی ہے کہ اگر آپ اپنا انتخاب کر لیں تو آپ کیا بن سکتے ہیں۔ آپ یہاں ہیں۔

(113) ”ایک روح کے وسیلے“، یہ پہلا کرنٹھیوں بارہواں باب ہے۔ ہم بدن میں کیسے شامل

ہوتے ہیں؟

”کیا ہاتھ ملانے کے وسیلے؟“ نہیں، جناب۔ ”چرچ میں شامل ہونے کے وسیلے؟“ نہیں، جناب۔ ”پیچھے کی طرف پتسمہ لینے کے وسیلے، یا آگے کی طرف؟“ باپ، بیٹے، اور رُوح القدس کے نام میں لینے کے وسیلے؟ یسوع مسیح کے نام میں لینے کے وسیلے؟ شارون کے گلاب، یا وادی کی سوسن، یا صُح کے ستارے کے نام میں لینے کے وسیلے؟ یا جس نام میں آپ چاہتے ہیں اُسکے وسیلے؟“

اس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ”بس خُدا کو صاف دلی سے جواب دیں۔“ جبکہ ہم لڑتے ہیں، پہل چلاتے ہیں، اور بحث کرتے ہیں، تقسیم ڈالتے، اور اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ ”یہ سب مُردہ کام ہیں۔“ ہم کمال کی طرف جا رہے ہیں۔

(114) میں یہ کام کر چکا ہوں۔ ایک خادم نے آپ کو پتسمہ دیدیا ہے۔ چاہے آگے، یا پیچھے کی طرف کر کے پتسمہ دیا ہے، یا تین بار دیا ہے، یا چار بار دیا ہے، یا ایک بار دیا ہے، یا اُس نے جیسے بھی دیا ہے، اسکا اُسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے کسی نہ کسی طرح، چرچ کی رفاقت میں شامل ہونے کا پتسمہ لے لیا ہے، اور چرچ کو ثابت کر دیا ہے: آپ مرنے، دفن ہونے، اور مسیح کے جی اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں۔ بیماروں کی شفا کیلئے، ہاتھ رکھنے پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اچھا ہے، لیکن یہ سب فطری باتیں ہیں، اور جیسے آپ جی رہے ہیں یہ بدن دوبارہ مر جائیگا۔ یہ دوبارہ مر جائیگا۔ ”اب ان چیزیں کو ایک طرف رکھ کر، کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“

(115) ہم کمال میں کیسے شامل ہو سکتے ہیں؟ یہ بات ہے جسے ہمیں جاننا چاہیے۔

..... مسیح نے کامل کر دیا ہے.....

”خُدا نے ہماری بدکرداری اُس پر ڈال دی۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا، اور ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی، تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔“ اور یہ وہ بدن ہے جس میں ہمیں شامل ہونا ہے۔ اور یہی وہ بدن ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اگر آپ اس بدن میں ہیں، تو آپ کی کبھی عدالت نہیں ہوگی، آپ موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ آپ موت، عدالت، گناہ، اور باقی سب چیزوں سے آزاد ہیں، کیونکہ آپ اس بدن میں آچکے ہیں۔

(116) ”مناد، آپ اس میں کیسے شامل ہوتے ہیں؟ کیا کسی چرچ میں شامل ہونے کے وسیلے ہوتے ہیں؟“ پھر آپ، ابھی تک کھوئے ہوئے ہیں۔ اس طرح، شامل نہیں ہو سکتے ہیں؛ ہمارے پاس ایسی کوئی کتاب نہیں ہے۔ ”پھر ہم اس میں کیسے شامل ہوتے ہیں؟ کلیسیا میں شامل ہونے کے وسیلے؟“ نہیں، جناب۔ ”پھر اس میں کیسے شامل ہو سکتے ہیں؟“ آپ کو اس میں پیدا ہونا پڑیگا۔ (117) پہلا کرنٹھیوں بارہ۔

کیونکہ ایک روح کے وسیلے ہم سب نے ایک بدن میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا،..... (118) رُوح القدس کے بپتسمے کے وسیلے، ہم نے ایک بدن میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا ہے، اور گناہ سے آزاد ہیں۔ خُدا مزید آپ کو نہیں دیکھتا؛ وہ صرف مسیح کو دیکھتا ہے۔ اور آپ اُس بدن میں ہیں، اور خُدا اُس بدن کی عدالت نہیں کر سکتا۔ اُس بدن کی پہلے ہی عدالت ہو چکی ہے۔ اُس نے ہماری عدالت کر کے ہمیں اُس میں شامل کر دیا ہے۔ اور ایمان کے وسیلے، فضل ہی سے، ہم آگے بڑھتے ہیں اور اپنی معافی کو قبول کرتے ہیں۔ اور پاک روح ہمیں اُسکی رفاقت میں لے آتا ہے۔ ”اور ہم جسمانی باتوں کے خیال میں نہیں رہتے ہیں، بلکہ روحانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں۔“

زندہ ہو کر، کلام ہمارے اندر آ گیا ہے۔ وہ میری خاطر موا۔ اور میں زندہ ہو گیا۔ میں یہاں ہوں، میں گناہ اور بدی میں مُردہ تھا، اب زندہ ہوں۔ میری دلی تمنا ہے کہ اُسکی خدمت کروں۔ میری ساری محبت اُس کیلئے ہے۔ میں جہاں کہیں بھی جاتا ہوں، میری ساری دوڑ اُسی کے نام ہے، میں جو کچھ بھی کرتا ہوں، اُسکے جلال کیلئے کرتا ہوں۔ میں شکار پر جاتا ہوں، میں ماہی گیری کرتا ہوں، میں گیم کھلیتا

ہوں، یا۔ یا میں..... میں جو کچھ بھی کر رہا ہوں، میں بس، ”مسیح میں رہنا چاہتا ہوں“ ایسی زندگی ہو، جو آدمیوں کو اس راہ کی طرف مائل کرے؛ نہ کہ بکواس باتیں، اور چغل خوری، اور آپکی کلیسیاؤں کے بارے میں فضول باتوں کی طرف مائل کرے۔ کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟

”ایک روح کے وسیلے ایک بدن میں شامل ہونے کا ہتسمہ لیا ہے۔“ اور جب میں خون کو دیکھوں گا، تو میں گزر جاؤں گا۔“

(119) سنیں۔ مہربانی سے، مزید تھوڑا اور پڑھیں۔

..... پاس آنے والے کو کامل نہیں کرتی۔

”کیونکہ.....“ دسویں باب کی، دوسرے آیت۔

ورنہ اُن کا گزرانا موقوف نہ ہوتا؟

(120) کاش وہ انسان کو کامل بنا سکتیں..... اور خُدا کی مانگ کاملیت ہے۔ اگر شریعت پر عمل

کرنے سے، اگر سارے احکام ماننے سے، آپ کامل بن سکتے، تو پھر مزید کسی۔ کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی؛ آپ تو پہلے ہی کامل ہوتے۔ دیکھیں، اور کامل ہوتے ہوئے، آپ ابدی ہوتے۔ کیونکہ، خُدا ایک ایسی ہستی ہے جو ابدی ہے، اور خُدا ایک ایسی ہستی ہے جو کامل ہے۔ اور ایک ہی طریقے سے آپ ابدی بن سکتے ہیں، خُدا کا حصہ بن جائیں۔ [ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ ایڈیٹر۔]

..... اگر وہ ایک بار پاک ہو جاتے..... تو دل گناہگار نہ ٹھہراتا۔

کیا؟ ”اگر عبادت کرنے والے ایک بار پاک ہو جاتے، تو اُن کا دل گناہگار نہ ٹھہراتا.....“ اگر

آپ اس کا ترجمہ لکھنا چاہتے ہیں، تو اس کا مطلب ہے ”خواہش۔“

..... عبادت کرنے والے ایک بار پاک ہو جاتے، تو گناہ کی خواہش ہی نہ رہتی۔

..... عبادت کرنے والے ایک بار پاک ہو جاتے.....

(121) آپ اوپر آتے ہیں اور کہتے ہیں، ”اوہ، ہلّو یاہ، میں نے کل رات نجات پائی۔ اور،

دیکھیں، خُدا مبارک ہے، لیکن ایک عورت نے مجھے گمراہ کر دیا۔ ہلّو یاہ، کسی دن میں دوبارہ نجات پاؤں گا۔“ اے غیر تربیت یافتہ مفلس جاہل۔ یہ نجات پانے کا طریقہ نہیں ہے۔

(122) ”پس اگر عبادت کرنے والے ایک بار پاک ہو جاتے، تو اُنکا دل اُنہیں گناہگار نہ ٹھہراتا؛ بابل فرماتی ہے۔ سنیں، ہم اسے، کچھ دیر میں پڑھتے ہیں۔
بلکہ وہ قُر بانیاں..... سال بہ سال گُنا ہوں کو یاد دلاتی ہیں۔

(123) اب ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں، اور وقت بچانے کیلئے، آٹھویں آیت کو دیکھتے ہیں، اور میں وہاں سے دیکھنا چاہتا ہوں۔

اوپر وہ فرماتا ہے، نہ تُو نے قُر بانیوں اور نذروں اور پوری سختی قُر بانیوں..... گُناہ کی قُر بانیوں کو پسند کیا، اور نہ اُن سے خوش ہوا؛ حالانکہ وہ قُر بانیوں شریعت کے موافق گُذرانی جاتی ہیں۔
(124) نویں آیت۔

اور پھر یہ کہتا ہے، کہ دیکھ، میں آیا ہوں تاکہ، اے خُدا تیری مرضی پوری کروں۔ غرض وہ پہلے کو..... غرض..... غرض وہ پہلے کو، یعنی شریعت کو، موقوف کرتا ہے، تاکہ دوسرے کو قائم کرے۔

(125) کاش ہمارے پاس اسے سمجھنے کیلئے وقت ہوتا۔ جب تک آپ پریسبیٹیرین، یا پینتیکاٹل، یا پینٹسٹ، یا میتھوڈسٹ ہیں، وہ آپ کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ اُسے پہلے، یہ سب کچھ موقوف کرنا ہے، دیکھیں، تاکہ وہ دوسرا قائم کر سکے۔ جب تک آپ یہ کہتے ہیں، ”دیکھیں، میں ایک میتھوڈسٹ ہوں۔“ آہ، میں میتھوڈسٹ، پینٹسٹ، یا پینتیکاٹل کے خلاف کچھ نہیں کہہ رہا ہوں۔ لیکن، بھائی، آپ انکے جے مت۔ مت کریں۔ آپ بس کمال کی طرف قدم بڑھائیں، جو کہ مسیح ہے۔

(126) اب تھوڑی دیر، اس پر غور کریں۔

انسی مرضی کے سبب سے..... ہم یسوع مسیح کے جسم کے ایک ہی بار قُر بان ہونے کے وسیلہ سے پاک کئے گئے ہیں۔

(127) ہہ؟ آئیں تھوڑا اور پڑھتے ہیں، اسے تھام لیں۔ آئیں جبکہ ہم اسے پڑھتے ہیں تو اس سے برکت پائیں، ”ایک ہی بار سب کیلئے۔“

اور ہر ایک کا، ہن تو کھڑا ہو کر ہر روز عبادت کرتا ہے اور ایک ہی طرح کی قُر بانیاں بار بار گُذرانا

ہے، جو ہرگز گناہوں کو ذور نہیں کر سکتیں:

لیکن یہ شخص،.....

کیا آپ تیار ہیں؟ اب آپ کا دل کھل چکا ہے، پس آپ اس سے ادھر ادھر نہیں جائیں گے، کیا یہ بات ٹھیک آپ کے دل میں جائیگی؟ ”لیکن یہ شخص۔“ یہ کیسا شخص ہے؟ یہ روم کا پوپ نہیں ہے، یہ میتھوڈسٹ چرچ، یا کسی اور چرچ کا بشپ نہیں ہے۔

لیکن یہ شخص، مسیح، ہمیشہ کے لئے گناہوں کے واسطے ایک ہی قربانی گزاران کر، خدا کی دینی طرف جاپٹھا؛

اور اسی وقت سے منتظر ہے کہ اُس کے دشمن اُس کے پاؤں تلے کی پوکی بنیں۔
غور کریں۔ یہاں وہ آتی ہے۔

کیونکہ اُس نے ایک ہی قربانی چڑھنے سے اُن کو ہمیشہ کے لئے p-e-r-f-e-c-t-e-d، کامل کر دیا ہے..... ”کیا انگلی بیداری تک؟“ یہ آیت کیا کہتی ہے؟

..... اُن کو ہمیشہ کے لئے کامل کر دیا ہے جو پاک کئے جاتے ہیں۔

کیا آپ اسے سمجھ گئے ہیں؟ ”آئیں کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“

(128) اب آپ ہولینس والے کہتے ہیں، ”اوہ، جی ہاں، دیکھیں ہم ہولینس پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ ہللو یاہ! ہم تقدیس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ لیکن آپ اپنی تقدیس پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ نے یہ بات اور وہ بات ترک کر دی ہے۔ آپ جانتے ہیں آپ کو یہ نہیں کرنا چاہیے۔

جب تک مسیح دروازہ نہ کھول دے اور آپ کے دل میں اسے زندہ نہ کر دے، اور آپ وہ مقام نہ بن جائیں جہاں گناہ مُردہ، اور اُسکی خواہش، ختم ہو جاتی ہے۔ پھر، وہ آپکی خود ساختہ راستبازی آپ سے دُور کر کے، اپنی راستبازی آپ میں قائم کرتا ہے۔ ”پھر خدا کا بیٹا، مسیح آپ میں بس جاتا ہے، جو جلال کی اُمید ہے۔“

..... پس آؤ کمال کی طرف قدم بڑھائیں؛

(129) ہم کیسے کامل بن سکتے ہیں؟ مسیح کی موت کے وسیلے۔ نہ کہ چرچ میں شامل ہونے کے

وسیلے۔ نہ کہ اپنے اچھے کاموں کے وسیلے، جو ہم کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اچھا ہے۔ نہ کہ ہم نے اس طرح ہتسمہ لیا ہے یا اس طرح ہتسمہ لیا ہے۔ اسلئے نہیں کہ ہمیں ہاتھ رکھنے سے شفا ملی ہے۔ اور نہ ہی باقی تمام کاموں کے وسیلے کامل بن سکتے ہیں، ”ہم مرنے، دفن ہونے، اور جی اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں۔“ (130) پولس کہتا ہے، ”اگرچہ میں فرشتوں اور انسانوں کی زبانیں بولوں، یہ دونوں زبانیں سمجھ میں آتی ہیں اور جو زبانیں سمجھ نہیں آتیں، انکا ترجمہ کرنا پڑتا ہے، ”میں کچھ بھی نہیں۔ اور اگر مجھے معرفت ملے اور کل علم کی واقفیت ہو،“ اور بائبل کی تفسیر کر سکوں، اور..... سب باتیں جوڑ سکوں، ”تو بھی میں کچھ نہیں۔ پھر سکول جا کر، بائبل سیکھنے سے، کیا فائدہ ہوگا؟ اگر میرا ایمان اتنا ہو کہ پہاڑوں کو ہٹا دوں.....“ تو پھر شفا ئی عبادات کی بہت زیادہ اہمیت نہیں ہے؟ ”میں کچھ نہیں ہوں۔ اگر میں اپنا بدن جلانے کیلئے دے دوں۔“

(131) ”اوہ“ وہ کہتے ہیں، ”یہ آدمی مذہبی ہے۔“

(132) ”لیکن وہ کچھ بھی نہیں،“ پولس کہتا ہے، ”کبھی کچھ نہ بنیں۔“

(133) ”کیونکہ جہاں کہیں زبانیں ہیں، وہ ختم ہو جائیں گی؛ جہاں نبوتیں ہیں؛ وہ موقوف ہو جائیں گی؛ اور جہاں کہیں باقی سب چیزیں ہیں، وہ بھی ناکام ہو جائیں گی۔ لیکن جب کامل آئیگا، تو ناقص چلا جائیگا۔“ دیکھیں، ”یہ کاملیت ہے۔“ کامل کیا ہے؟ محبت۔ محبت کیا ہے؟ خُدا۔ ”پس آئیں ان سب مُردہ کاموں اور حکموں کو ایک طرف رکھ کر، کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“ کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟ دیکھیں ہم مسیح کے وسیلے کامل بنتے ہیں۔ اور ہم مسیح میں کیسے شامل ہوتے ہیں؟ پاک روح کے ہتسمہ کے وسیلے۔

(134) ”ٹھیک ہے، کیا ہوتا ہے؟“ آپ موت سے نکل کر زندگی میں شامل ہو جاتے ہیں۔

(135) ”اچھا، میں ہلتا ہوں، چھلانگ لگاتا ہوں، اور یہ کرتا ہوں؟“ آپ۔ آپ کچھ نہ کریں، اور کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں پڑیگی۔ آپ یہ کام پہلے ہی کر چکے ہیں، خُدا آپکو موت سے نکال کر زندگی میں لے آیا ہے، اور آپ زندہ ہیں۔ اور آپ کے پھل آپکی زندگی کو ثابت کرتے ہیں۔

(136) بہت سارے میتھوڈسٹ اور ناضرین زور سے نعرہ لگاتے ہیں جتنی زور سے آپ

لگا سکتے ہیں، اور دوسرے آدمی کی مکئی چوری کرتے ہیں، اور باقی سب کچھ کرتے ہیں جو کر سکتے ہیں، یہ سچی بات ہے۔

(137) آپ میں سے بہت سارے پینٹریکاسٹل زبانیں بولتے ہیں، جیسے گائے کی کھال پر مٹر انڈیلے جاتے ہیں، یقیناً، وہ باہر جاتے ہیں اور کسی دوسرے آدمی کی بیوی لیکر بھاگ جاتے ہیں، اور باہر نکل کر رُے کام کرتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہے، بھائی۔

(138) پاک روح کی جگہ کسی جوش یا کسی اور چیز کو لینے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ جب نئی پیدائش ہوتی ہے، تو آپ بدل جاتے ہیں۔ پھر آپ کو کچھ بھی ثابت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ آپ کی زندگی، اور آپ کا چال چلن اسے ثابت کرتا ہے۔ آپ کی محبت، اطمینان، فروتنی، صبر، حلیمی، اور برداشت ثابت کرتی ہے۔ آپ کیا ہیں، اور ساری دنیا آپ میں سے یسوع مسیح کا عکس دیکھتی ہے۔

(139) اب، زبانوں میں بولنا، اور نعرے لگانا، اس قسم کی زندگی کے اوصاف ہیں جو اسکی پیروی کرتے ہیں۔

آپ ان صفات کی نقل کر کے، انہیں لے سکتے ہیں، لیکن زندگی کبھی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کتنے جانتے ہیں یہ سچ ہے؟ یقیناً، آپ کو معلوم ہے۔ یقیناً آپ یہ کرتے ہیں۔ میرے خُدا! آپ اپنے ارد گرد یہ دیکھ سکتے ہیں۔

(140) پس، آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ پاک روح کا ثبوت ہے، جب تک آپ کی اپنی زندگی یہ ثابت نہ کرے۔ اب، اگر آپ غیر زبانیں بولتے ہیں، تو یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن اسکے مطابق آپ کی زندگی بھی ہونی چاہیے۔ یہ سچ ہے۔ اور اگر آپ نعرے لگاتے ہیں، تو ٹھیک ہے، یہ اچھا ہے۔ میں بھی، نعرے لگاتا ہوں، کبھی کبھی میں اتنا خوش ہوتا ہوں کہ اپنے جوتے بھی نہیں پہنتا؛ میں اُنکے بغیر اچھلنا پسند کرتا ہوں۔ اور یہ بہت اچھا ہے۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔

(141) میں نے روایں دیکھی ہیں، اور بہت سارے بیماروں نے شفا پائی ہے، اور مُردے زندہ ہوئے ہیں۔ جب وہ وہاں پڑے ہوئے تھے تو ڈاکٹر چھوڑ کر چلے گئے تھے اور کہا تھا؛ ”یہ ختم ہو گئے ہیں اور مر چکے ہیں“، اور وہاں گھنٹوں سے ایک مُردہ پڑا ہوا تھا؛ پاک روح نیچے آیا اور مجھے روایا میں یہ

دکھایا، وہاں چلا جا اور اُس مُردے کو زندہ کر۔ میں نے گونگے، بہرے، اندھے، اور لنگڑے، ٹھیک ہوتے دیکھے ہیں۔ یہ کچھ نہیں ہے..... یہ بس صفات ہیں۔

(142) بھائی، کافی عرصہ پہلے کی بات ہے، اس سے پہلے دنیا کی بنیاد رکھی جاتی، خُدا نے اپنے ابدی فضل سے، نیچے دیکھا، اور اُس نے اپنے پیشکی علم سے مجھے اور آپ کو دیکھ لیا تھا۔ وہ جانتا تھا ہم کتنی دیر زندہ رہیں گے۔ وہ جانتا تھا ہم کیا ہونگے۔ یہ انتخاب کے وسیلے ہوا، اور اُس نے ہمیں دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے چن لیا، تاکہ اُسکے ساتھ بے عیب ہوں۔

(143) اب، اگر اُس نے ہمیں دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے چن لیا تھا کہ ہم اُسکے ساتھ بے عیب ہوں، لیکن ہم تو تمام عیبوں کے ساتھ پیدا ہوئے تھے، اور کوئی چیز نہیں..... اور کوئی چیز ہمیں پاک نہیں کر سکتی تھی، تو پھر ہم کیسے۔ کیسے بے عیب ہونگے؟ ”اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو، بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے؛ ہلاک نہ ہو، بلکہ ابدی زندگی پائے۔“ پھر جب ہم اُس میں شامل ہو جاتے ہیں، تو ایمان کے وسیلے، فضل ہی سے ہم نجات پاتے ہیں، پاک روح کے وسیلے ہمیں بلایا جاتا ہے۔

(144) اس سے پہلے آپکا بدن زمین پر ہوتا، آپکا بدن زمین میں پڑا ہوا تھا۔ اور یہ کیلشیم، پوٹاش، نمی، کائناتی۔ کائناتی روشنی، اور پیٹرولیم، اور باقی چیزیں ملا کر، یعنی سولہ عناصر سے بنایا گیا تھا۔ پاک روح نے زمین کو ذریعہ کیا، ”محبت کی۔“ اور جیسے ہی اُس نے یہ کیا، پہلی چیز آپ جانتے ہیں، ایسٹر کا پھول اوپر آیا۔ پھر کچھ گھاس اگائی، اور پھر پرندے، اور پھر کچھ دیر بعد، ایک انسان سامنے آگیا۔

(145) دیکھیں، اُس نے عورت کو زمین کی مٹی سے نہیں بنایا۔ کیونکہ وہ آدمی کے اندر تھی، اُسکے ساتھ اُسکا آغاز ہوا تھا؛ عورت اور مرد ایک ہیں۔ پس اُس نے آدمی کی پمپلی سے، ایک پمپلی لی، اور ایک عورت بنائی، جو کہ اُسکی مددگار تھی۔ اور پھر گناہ اندر آگیا۔ اور گناہ آنے کے بعد.....

(146) اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیا ہوتا ہے، خُدا کبھی نہیں ہارے گا۔ وہ کبھی شکست نہیں کھائے گا۔ پھر، عورت نے زمین پر انسانوں کو جنم دینا شروع کیا۔ اور خُدا نے، اپنے ابدی فضل کے وسیلے دیکھا، کون نجات پائیگا، اور اُس نے آپکو بلالیا۔ ”کوئی آدمی میرے پاس نہیں آسکتا، جب تک میرا

باپ، پہلے اُسے کھینچ نہ لے۔“ ”یہ کسی کے چاہنے، یا کسی کی دوڑ دھوپ پر منحصر نہیں ہے، بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر منحصر ہے۔“

(147) آپ کہتے ہیں، ”دیکھیں، میں نے خُدا کو تلاش کیا ہے۔ اور میں نے خُدا کو ڈھونڈا ہے۔“ نہیں، آپ کبھی تلاش نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ خُدا نے آپ کو تلاش کیا ہے۔ اور اسی طرح آغاز میں ہوا تھا۔

(148) یہ آدم نہیں کہہ رہا تھا، اے باپ، اے باپ، مجھ سے گناہ ہو گیا ہے۔ تو کہاں ہے؟“
(149) یہ باپ کہہ رہا تھا، ”اے آدم، اے آدم، تو کہاں ہے؟“ یہ انسانی فطرت ہے۔ یہ انسانی عیب ہے۔ اسی طرح کا وہ بن گیا تھا۔

(150) ”کوئی آدمی میرے پاس نہیں آ سکتا، جب تک میرا باپ اُسے کھینچ نہ لے۔“ اور وہ سب جو باپ نے مجھے دیئے ہیں.....“ ہللو یاہ!“ اُن سب کو، میں ابدی زندگی دوں گا، اور آخری دن اُنہیں زندہ کروں گا۔“ کتنی مبارک بات ہے، آسمان کے خُدا کا، کتنا مبارک وعدہ ہے! آج رات ہم کہاں پہنچ گئے ہیں، جہاں، ”اُس نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔“ کیونکہ کوئی اور بڑا نہیں ہے۔ آپ اُسکی قسم کھاتے ہیں جو آپ سے بڑا ہوتا ہے۔ پس خُدا سے بڑا کوئی نہیں، اسلئے اُس نے اپنے آپ کی قسم کھائی ہے۔ ہم اس میں شامل ہو رہے ہیں، اُس نے یہ کیسے کیا اور اُس نے یہ کب کیا: اور اپنی ذات کی قسم کھائی، کہ وہ ہمیں اُٹھا کھڑا کریگا اور اپنی میراث میں شامل کریگا۔

(151) اوہ، آج صُبح، ہم کتنے کامل اور ٹھوس طریقے سے کھڑے ہو سکتے ہیں! اگر موت آپ کے سامنے گھور ہی ہے، تو آپ کیسے اُس کا مقابلہ کر سکتے ہیں، کیا آپ پولس کی طرح کہہ سکتے ہیں، ”اے موت، تیرا ڈنک کہاں ہے؟ اے قبر، تیری فتح کہاں ہے؟ لیکن خُدا کا شکر ہو، جس نے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہمیں فتح بخشی ہے۔“ آپ یہاں ہیں۔ کیوں؟

(152) ”اوہ، کیونکہ آپ نے فلاں فلاں کام کیے ہیں۔“

(153) ”میں یہ جانتا ہوں، میں بس اُسکے خون کے وسیلے تبدیل ہوا ہوں۔“ ہللو یاہ!

(154) ”ایک ہی روح کے وسیلے، ہم سب نے ایک بدن میں شامل ہونے کا پتہ لیا

ہے۔“ آپ چاہے میتھو ڈسٹ، ہپسٹ، پریسٹیجین، یا جو کوئی بھی ہیں، ہم نے ایک بدن میں شامل ہونے کا ہتسمہ لیا ہے۔ ہماری آپس میں شراکت ہے، اور ہم خدا کی بادشاہی کے باشندے ہیں، اور یہ اقرار کرتے ہیں، کہ، ”ہم اس دنیا کے نہیں ہیں۔“

(155) ایک دن، میری چھوٹی بیٹی میرے پاس آئی، اور کہا، ”ڈیڈی، اس لڑکی نے فلاں فلاں کام کیا ہے۔ اور اُنہوں نے فلاں فلاں کام کیا ہے۔ ہم گھر کی طرف چلے گئے۔ اُنہوں نے فلاں فلاں کام کیا ہے۔“ میں نے کہا،..... کہا، ”ہم ایسا کیوں نہیں کرتے ہیں؟“

(156) میں نے کہا، پیاری، ہم اس دنیا کے نہیں ہیں۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو اسی دنیا میں رکھنا ہے۔“

(157) کہا، ”کیا ہم سب ایک جیسی زمین پر نہیں چلتے؟“

(158) میں نے کہا، ”پیاری، دنیا میں رہتے ہوئے بھی۔ ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔“

(159) بائبل کہتی ہے، ”اُن میں سے باہر نکل آؤ، تم الگ ہو جاؤ، خدا فرماتا ہے۔“ دیکھیں، آپ وہ نہیں ہیں۔ اور جب نئی فطرت آپ میں آجاتی ہے، تو آپ کو باہر کھینچنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ آپ لوط کی بیوی کی طرح، واپس جانے کی تمنا ہی نہیں کرتے ہیں۔ آپ اُس میں سے، پیدا ہو چکے ہیں۔ اور آپ ایک دوسرے مقام میں ہیں۔ یہ جہاں آپ کو کچر الگتا ہے۔

اور یہ، عظیم، شاندار امریکہ جس میں ہم اس وقت رہ رہے ہیں، ایک بڑی ابتری کا شکار ہے۔ ہر طرف عورتیں اور ہوس ہے۔ عورتیں جس طرح کا لباس پہن رہی ہیں، اور مرد جس طرح کا عمل کر رہے ہیں، اور۔ اور لوگ جس طرح کے کام کر رہے ہیں، دیکھیں یہ پھر بھی اپنے آپ کو، ”مسیحی کہتے ہیں۔“

(160) مثال کے طور پر، ایلوس پریسلے، اب پینتیکاٹل چرچ میں شامل ہو چکا ہے۔ بیشک، وہاں سے..... یہوداہ نے چاندی کے تمسکے لئے تھے۔ ایلوس کو اپنا پیدائشی حق نیچے پر، کاروں کا ایک بیڑا، اور۔ اور کچھ ملین ڈالر ملے۔ آرتھر گاڈفری کو دیکھیں۔ اُس پر غور کریں۔

(161) لوئیس ویل میں جی اوسبورن کو دیکھیں، وہ پرانی بوگی ہوگی، اور روک اینڈ رول، اور پرانی گندگی اور حماقت کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ اور اتوار کی صبح، بائبل لیتا ہے اور پلپٹ پر کھڑا ہو کر

منادی کرتا ہے۔ یہ کیسی رسوائی ہے۔

اس میں حیرت نہیں کہ بائبل کہتی ہے، ”ہر دسترخوان قے سے بھرا ہوا ہے۔“ ہم کیوں، اس ہولناک دن میں رہ رہے ہیں!

(162) اور لوگ کہتے ہیں، ”اوہ، یہ بڑے مذہبی ہیں۔“ اوہ! کیا آپ نہیں جانتے ابلیس بھی مذہبی ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے میں قاتن بھی اُتنا ہی مذہبی تھا جتنا ہابیل تھا؟ لیکن، اُسکے پاس مکاشفہ نہیں تھا۔ یہ بات ہے۔ اُسکے پاس مکاشفہ نہیں تھا۔

جی ہاں، ہم سب چرچ جاتے ہیں، لیکن کچھ ہیں جو زندگی پاتے ہیں، اور یہ وہ ہوتے ہیں جو یسوع مسیح کے مکاشفہ کو دل میں رکھتے ہیں۔ اچھلنے، کودنے کے وسیلے نہیں، اور نہ ہی چرچ میں شامل ہونے کے وسیلے۔ بلکہ، مکاشفہ کے وسیلے، خُدا اپنا آپ ظاہر کرتا ہے۔

(163) دیکھیں کیا کہا، ”لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں، کیا میں ابنِ آدم ہوں؟“

(164) ”بعض کہتے ہیں آپ ایک نبی ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں آپ ایلیاہ ہیں۔ اور بعض..... کہا، ”لیکن تم کیا کہتے ہو؟“

(165) بطرس نے کہا، ”تُو زندہ خُدا کا بیٹا، مسیح ہے۔“ یہ بات اُسکے لب نہیں کہہ رہے تھے۔

(166) اُس نے کہا، ”مبارک ہے تُو، شمعون، بریوناہ، کیونکہ یہ بات تجھ پر خون اور گوشت نے ظاہر نہیں کی۔ یہ بات تُو نے بائبل کی۔ کی اخلاقیات سے نہیں سیکھی، یا کسی تھیولوجیکل سمینری سے نہیں سیکھی۔ تُو مبارک ہے، کیونکہ یہ بات خون اور گوشت نے تجھ پر ظاہر نہیں کی۔ بلکہ میرے آسمانی باپ نے یہ بات تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور اس پتھر پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا، اور عالم ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہیں آئیں گے۔“

(167) اگر آج صُبح، آپ ایک کرپشن اسلئے ہیں، کیونکہ آپ کا تعلق چرچ سے ہے، تو آپ کھوئے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کرپشن اسلئے ہیں کیونکہ آپ موت سے نکل کر زندگی میں شامل ہو گئے ہیں، تو آپ عدالت سے بری ہیں؛ اور مسیح میں ہیں، اور آپ سدا کیلئے کامل بن چکے ہیں۔ خُدا آپ میں ایک بُرائی بھی نہیں دیکھتا۔ آپ کہتے ہیں، ”اچھا، کیا میں کبھی کوئی غلطی کروں گا؟“ یقیناً، لیکن آپ جان

بوجھ کر نہیں کریں گے۔

(168) اب تھوڑی دیر میں، ہم اس بات کو دیکھنے جارہے ہیں، ”کیونکہ سچائی کی پہچان ہو جانے کے بعد اگر کوئی جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے، تو گناہ کی کوئی قربانی باقی نہیں ہے۔“ ہم آج رات اسے دیکھیں گے، کیونکہ اب دیر ہو رہی ہے۔

(169) آئیں اس کی کچھ اور آیات پڑھتے ہیں، تاکہ اسکی گہرائی میں جا کر تھوڑا اور اچھا محسوس کریں۔ ٹھیک ہے۔ خیر، آج رات ہم ٹھیک اسے، چوتھی آیت سے لیں گے۔ اسے سنیں۔

”کیونکہ جن لوگوں کے دل ایک بار روشن ہو گئے، اور وہ..... آسمانی بخشش کا..... مزہ چکھ چکے، اور روح القدس میں شریک ہو گئے،

اور..... خدا کے عہدہ کلام اور آئندہ جہان کی قوتوں کا ذائقہ لے چکے،
 اگر وہ برگشتہ ہو جائیں، تو انہیں توبہ کے لئے، بھر نیا بنانا؛.....

سمجھئے؟ اب ہم اسے عبرانیوں دس میں سے لیتے ہیں، اور آگے پیچھے سے دیکھتے ہیں، تاکہ دکھاسکیں یہ کیا ہے۔

(170) دوستو، ”آئیں کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“ ہمارے پاس..... ہمارے پاس نہیں..... ہمارے پاس آج کوئی بہانہ نہیں ہے۔ ہمارے پاس، کوئی عذر نہیں ہے۔ آسمان کا خدا ہمارے سامنے ظاہر ہو چکا ہے اور وہی کام کر رہا ہے جو کام اُس نے تب کیے تھے، جب وہ ہم سے پہلے یہاں تھا، جب وہ زمین پر موجود تھا۔ اُس نے ثابت کر دیا ہے، ہم اُسکی بائبل کے مطابق چل رہے ہیں۔ اور آپ، آپ، سامعین، یہ جانتے ہیں۔ ہمارے درمیان کیسے معجزے کے بعد معجزہ، اور نشان کے بعد نشان، اور عجب کاموں کے بعد عجیب کام ہوئے ہیں، جو کام اُس نے بنی اسرائیل کے ساتھ بیابان میں کیے تھے، اور جو معجزے اور نشان اُس نے وہاں دکھائے تھے؛ اور وہ کام جو اُس نے زمین پر رہ کر کیے تھے، جب وہ جسم میں ظاہر ہوا تھا؛ بالکل وہی کام، ٹھیک آج ہمارے درمیان ہو رہے ہیں۔ اور کلام اسے ثابت کرنے کیلئے یہاں موجود ہے۔ اب یہاں وہ بات موجود ہے جو اسے درست کہتی ہے، اور سچ بتاتی ہے۔ خدا کا روح یہاں وہی کام کر رہا ہے، پس ہمارے پاس کوئی عذر باقی نہیں ہے۔

آئیں ہم دعا کریں۔

(171) آسمانی باپ، ہم دیکھ رہے ہیں گواہوں کا اتنا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے، تو آئیں ہم ہر بات، ہر چیز، ہر غلطی، ہر بُری بات، ہر غلط کلام، اور ہر خیال کو ایک طرف رکھ دیں، ”اور صبر سے اُس دوڑ میں دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے، اور اپنے ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے خُداوند یسوع مسیح کو تکتے رہیں۔ اور اُس کا سب سے مقدس اور بے مثال نام مبارک ہو! کیسے وہ زمین پر گرے ہوئے انسانوں کو بچانے آگیا، تاکہ انہیں واپس خُداوند خُدا کی رفاقت میں لائے۔ اور ہم اسکے لئے تیرے شکر گزار ہیں۔ اور اب اُسکے فضل سے..... ہم نے اُسے نہیں چنا، اُس نے ہمیں چنا ہے۔ اُس نے کہا، ”تم نے مجھے نہیں چنا، بلکہ میں نے تمہیں چُن لیا ہے۔“ کب؟ ”دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے۔“

(172) اور، پیارے خُدا، اگر آج صُبح کچھ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اور ہو سکتا ہے کسی نے سالوں سال سے ٹال مٹول کی ہو، لیکن اب مسلسل اُسکے دل پر ہلکی سی دستک ہو رہی ہے۔ شاید ایسے لوگ سوچیں، وہ چرچ سے جڑ جائیں، ”تو، سب ٹھیک ہو جائیگا۔“ اے باپ، یقیناً، آج صُبح کلام بیان کر دیا گیا ہے: اور آپ لوگ چرچ کے پیچھے چھپ کر، راستباز نہیں بن سکتے ہیں؛ آپ ایسے اچھے نہیں بن سکتے ہیں، جھوٹ نہ بولو، چوری نہ کرو اور کوئی بُرا کام نہ کرو، اور صادق بن جاؤ۔

(173) ہمارے پاس صرف ایک ہی راستبازی ہے، اور وہ بھی ہماری اپنی نہیں ہے، بلکہ اُس کی ہے۔ اُس نے ہماری نجات کو کامل کر دیا ہے۔ اسلئے، اُس میں ہوتے ہوئے، خُدا ہماری غلطیاں نہیں دیکھتا ہے۔ جب ہم کوئی غلطی کرتے ہیں، تو ہمارے اندر روح، چلا اُٹھتا ہے۔ ”اے باپ، مجھے معاف کر دے!“ پھر خُدا اُسے دیکھتا نہیں ہے۔ اس طرح، ہم اُسکے فضل کے ساتھ اُسکی رفاقت میں لائے گئے ہیں۔ خُداوند، یہ بخش دے، ہم عبادت کو، مسیح کے نام میں درخواست کرتے ہیں۔ آمین۔

(174) بس تھوڑی دیر کیلئے، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کیا کرتے ہیں، آپ کھوئے ہوئے ہیں۔ اسے سنیں۔ کچھ عرصہ پہلے..... شاید میں یہ بات پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ مجھے یہاں ایک چھوٹا سا تجربہ ہوا تھا۔

(175) میں ٹولیڈو، اوہائیو میں۔ میں تھا۔ میں وہاں بیداری کی۔ کی عبادت میں تھا اور بہت سارے لوگ جمع تھے۔ انہیں معلوم تھا میں کس ہوٹل میں ہوں؛ پس وہ مجھے وہاں سے دیہات میں لے گئے۔ اور میں وہاں ایک چھوٹے سے، ہوٹل میں رہا۔

(176) ہم وہاں ایک چھوٹے سے ڈنکار ڈریسٹورنٹ میں کھانا کھا رہے تھے۔ وہ بڑی کمال جگہ تھی، وہاں کی خواتین، ایسی نظر آرہی تھیں، جیسے کرپچن اور مقدس خواتین ہوتی ہیں، وہ صاف شفاف اور حقیقی لگ رہی تھیں۔ اتوار آگیا، مجھے بھوک لگی ہوئی تھی۔ میں نے کچھ دیر کیلئے روزہ رکھ لیا۔ اور میں سڑک کے پار، دوسرے جانب جانا چاہتا تھا، تاکہ آڈر کروں۔ اور وہاں ایک چھوٹی سے سڑک کے کونے میں، باقاعدہ، ایک خاص جگہ، امریکی، کھانوں کیلئے موجود تھی۔ تھوڑا سا آگے، ایک کیفے تھا، جو ساری رات کھلا رہتا تھا۔ جب میں اتوار کو چلتا ہوا وہاں گیا، تو یہ تقریباً دو پہر دو بجے کا وقت تھا۔ اس سے پہلے اُس دو پہر میں منادی کیلئے جاتا، میں بہت الجھا ہوا تھا، میں نہیں جانتا تھا کیا کروں۔

(177) میں چلتا ہوا اندر گیا، اور پہلی چیز جس پر میں نے غور کیا ایک نوجوان سولہ، یا اٹھارہ سال کی لڑکی تھی، کسی باپ کی پیاری، کسی ماں کی پیاری، وہاں ایک لڑکے کے کولہوں کے ساتھ، لپٹی ہوئی کھڑی تھی۔ اور باقی نوجوان بچے وہاں۔ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔

(178) میں نے ایک سلوٹ مشین کی آواز سنی۔ اور ادھر دیکھا، تو ایک پولیس والا ایک عورت کے گلے میں بانہیں ڈالے کھڑا تھا، اور ادھر ادھر، اور اُسکی کمر کو چھیر رہا تھا، اور سلوٹ مشین پر جو اکھیل رہا تھا۔ اب، آپکو معلوم ہے اوہائیو میں سلوٹ مشین پر جو اکھیلنا غیر قانونی ہے، آپ بکاٹی لوگ یہاں موجود ہیں۔ اور آپکو معلوم ہے یہ غیر قانونی ہے۔ اور یہاں سلوٹ مشین پر کھیلنے کا، ایک قانون ہے؛ چاہے میری عمر کا آدمی ہو، چاہے شادی شدہ ہو، چاہے بچہ ہو، چاہے دادا ہو۔ ایک پولیس والا، روڈ پر گشت کرنے والا، سلوٹ مشین پر کھیل رہا تھا۔ وہ جوان تھا..... کیا نوجوان یہ کرتا ہے؟ یہ کیا ہے؟

(179) میں وہاں کھڑا تھا۔ کسی نے مجھے اندر آتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، وہ بہت مصروف تھے، اور آدھے شراب کے نشے میں تھے۔ پس، میں نے غور کیا۔ میں نے سنا کسی نے کہا، ”دیکھیں، کیا آپکو لگتا ہے بارش رو بر ب یوٹی کو نقصان پہنچائیگی؟“ اور آس پاس دیکھا تو وہاں ایک عورت بیٹھی ہوئی

تھی، بہت زیادہ، بوڑھی عورت..... وہ پینسٹھ سے اوپر، اور ستر کے، قریب تھی۔ اور وہ بیچاری عورت..... میں کسی کے بہترین دکھنے پر الزام نہیں لگا رہا۔ لیکن وہ عورت..... اُس نے اپنے آپکو چمکایا ہوا تھا، نیلا بال، جو کہ اصل نیلا لگ رہے تھے۔ اور اوپر سے، سب کٹے ہوئے تھے، اور پھر انہیں اچھی طرح نیلا کیا گیا تھا۔ اور اُس نے گہرے رنگ کی ناخن پالش لگائی ہوئی تھی، اور جو چہرے پر لگاتے ہیں اُسے آپ کیا کہتے ہیں، بڑے بڑے دھبے تھے۔ اور اُس نے مختصر لباس پہنا ہوا تھا، اور اُس بیچاری کے چہرے پر کافی جھریاں تھیں، یہاں تک کہ اُسکی ٹانگوں پر گوشت، لوتھڑے کی طرح، لٹک رہا تھا۔ اور وہ نشے میں تھی۔ اور وہ وہاں ایک بوڑھے بابے کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اور گرمیاں گزار رہی تھی، ایک اور بابا، سرمئی رنگ کا یا تیز ہرے رنگ کا کوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اور ایک بڑا مفلر، اُسکے گلے میں لٹک رہا تھا۔ دونوں، نشے میں تھے، اور وہ دونوں اُس بوڑھی عورت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

(180) میں وہاں کھڑا ہو کر یہ نظارہ دیکھتا رہا۔ میں نے کہا، ”اے خُدا، تُو یہاں کیسے کھڑا ہو سکتا ہے؟ اور کیا۔ کیا..... کیا تُو ایسا نظارہ دیکھ سکتا ہے؟ جبکہ، مجھ جیسے، گناہگار کو فضل کے وسیلے بچایا گیا ہے، میں یہ سوچ رہا تھا، تُو اس نظارے کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟ اور ایسا، کیوں لگ رہا ہے تُو ایسی چیز کو تباہ کر دیگا۔ کیا میری چھوٹی ربقہ اور سارہ اس ماحول میں رہیں گی؟ کیا میری دونوں چھوٹی بیٹیوں کو اس۔ اس پاپولر، اور آج کے مشہور زمانہ، دنیا میں رہنا پڑیگا، جہاں لوگ اس طرح کا عمل کرتے ہیں؟ اے خُدا، میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں..... میں کیا کروں؟“

بیشک، یہ اُسکا فضل ہے۔ اگر وہ ابدی زندگی کیلئے مقرر کی گئی ہیں، تو وہ اس میں آجائیں گی۔ اگر وہ نہیں ہیں، تو وہ نہیں آئیں گی۔ میں نہیں جانتا۔ یہ خُدا پر منحصر ہے۔ میں اپنا کام کرونگا۔

(181) میں نے سوچا، ”اے خُدا، تو اسے کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ لگتا ہے تُو اتنا پاک ہوتے ہوئے اس چیز کو زمین سے مٹا ڈالے گا۔“ اور میں نے کہا، ”یہاں بیٹھی ہوئی اس بیچاری دادی ماں کو دیکھ۔ اور یہاں پیچھے اس جوان لڑکی کو دیکھ۔ اور یہاں کھڑی ہوئی، اس پچیس سال کی عورت کو دیکھ۔ اور اُس پولیس والے کو دیکھ جو اُس عورت کی کمر بکڑے کھڑا ہے، اور سلوٹ مشین پر جوا کھیل رہا ہے۔ جبکہ یہاں قانون موجود ہے، یہ قوم ختم ہو چکی ہے۔ اور ممتا ختم ہو چکی ہے۔ اور بزرگی ختم ہو چکی ہے۔

ہے۔ اور یہاں پیچھے نو جوان لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، وہ بھی ختم ہو چکی ہے۔ ان لڑکوں کو دیکھ، جبکہ انہیں چرچ میں یا کہیں اور ہونا چاہیے تھا۔“

(182) میں نے کہا، ”اے خدا، میں کیا کر سکتا ہوں؟ میں یہاں اس شہر میں پورے دل سے، چلا رہا ہوں، اور لوگ میری بات کو نظر انداز کر کے، چلے جاتے ہیں جیسے پہلے کیا کرتے تھے.....“ میں نے سوچا، ”ٹھیک ہے، خدا یا؟“

(183) خیر، پھر ایک خیال آیا، ”اگر میں نے انہیں دعوت نہ دی، تو یہ کیسے آئیں گے؟ وہ سب جو باپ نے مجھے دیئے ہیں آجائیں گے۔“ تمہاری آنکھیں ہیں پر دیکھتی نہیں ہیں، تمہارے کان ہیں پر سنتے نہیں ہیں۔“

(184) میں نے سوچا، ”ٹھیک ہے، اگر بیداری کی جگہ صدر اس شہر میں آجائے، تو ہر کوئی باہر نکل آئیگا۔ اوہ، یقیناً، یہ دنیاوی بات ہے۔“

(185) پھر میں سوچنے لگا، ”خیر، خدا کیوں نہیں جاتا، اور آگے بڑھتا، اور یسوع کو بھیجتا اور سلسلہ ختم کر دیتا؟ کیا وہ یہ سلسلہ ختم کرنے کے۔ کیلئے نہیں آئیگا، اور ایسے ہی چلنے دیگا۔“

(186) پھر میں نے دیکھنا شروع کیا تو میرے سامنے کوئی چیز گھومنے لگی۔ اور ایسا لگا رہا تھا کوئی چھوٹا چکر گردش کر رہا ہے۔ میں اُسے دیکھتا رہا۔ میں دنیا کو گھومتے اور چکر لگاتے دیکھ رہا تھا۔ میں نے اُس پر غور کیا، تو وہاں کچھ چھڑکا جا رہا تھا۔ میں نے غور سے دیکھا، تو پوری دنیا پر، سرخ سپرے، یعنی لال خون چھڑکا جا رہا تھا؛ جیسے گرداب چاروں طرف گھومتا ہے، جیسے دمدار ستارہ گھومتا ہے، اور چکر اسکے گرد اس طرح گھوم رہا تھا۔ اور میں نے اس چکر کو غور سے دیکھا۔ اور ٹھیک اس کے اوپر، میں نے رویا میں یسوع کو دیکھا۔ وہ نیچے دیکھ رہا تھا۔ اور میں نے اپنے آپ کو یہاں زمین پر کھڑے دیکھا، اور وہ کام کر رہا تھا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اور ہر بار جب میں گناہ کرتا تھا، تو خدا مجھے مارنا چاہتا تھا، ”کیونکہ، جس روز تو نے کھایا، اُس روز مر جائیگا۔“ اور خدا کی پاکیزگی اور انصاف کا یہ تقاضا ہے، اسلئے تجھے مرنا ہوگا۔ اور پھر میں نے وہاں دیکھا۔ میں اپنی آنکھوں کو مسل رہا تھا۔ میں نے کہا، ”میں نہیں..... میں نیند میں نہیں تھا۔ میرے لئے..... یہ ایک رویا ہے۔ میں پُر یقین تھا یہ رویا ہے۔“

(187) میں دروازے کے پیچھے کھڑے ہو کر، اس پر غور کرتا رہا۔ اور میں نے اپنے گناہوں کو اوپر آتے دیکھا۔ اور جیسے ہی یہ تخت سے ٹکرانے لگتے تھے، یسوع کا لہو کار کے بمپر کی طرح عمل کرتا تھا۔ اُس نے انہیں تھام لیا، اور میں نے اُسے ہلتے دیکھا، اور خون اُسکے چہرے سے بہہ رہا تھا۔ اور میں نے دیکھا اُس نے اپنے ہاتھ پھیلائے، اور کہا، ”اے باپ، اسے معاف کر دے، کیونکہ یہ نہیں جانتا یہ کیا کر رہا ہے۔“

(188) میں نے خود کو کسی اور بُرائی میں دیکھا، اُس نے پھر اسے ہلایا، اور ٹکرماری۔ اور ایسا لگا، خُدا مجھے اسی گھڑی مار ڈالے گا، لیکن اُسکے خون نے مجھے تھام لیا۔ وہ میرے گناہوں کو تھامے ہوا تھا۔ میں نے سوچا، ”اے خُدا، کیا یہ میرے گناہ ہیں؟ یقیناً یہ میرے نہیں ہیں۔“ لیکن یہ میرے تھے۔

(189) پھر میں اس طرح چلتا ہوا وہاں گیا، جس طرح کمرے سے گزر رہا ہوں، اور میں اُسکے قریب چلا گیا۔ میں نے وہاں ایک کتاب دیکھی، جس میں میرا نام لکھا ہوا تھا، اور اُسکے چوگرد سیاہ حروف لکھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا، ”خُداوند، میں اسکے لئے معافی چاہتا ہوں۔ کیا میرے گناہوں کی وجہ سے تجھے ایسا کرنا پڑا؟ کیا میری وجہ سے تیرا خون دنیا میں بہایا گیا؟ خُداوند، کیا میں۔ میں نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ میں نے جو کچھ کیا میں اُسکے لئے معافی چاہتا ہوں۔“ اور وہ آگے بڑھا۔ میں نے کہا، ”کیا تُو مجھے معاف کر دیگا؟ میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں یہ کرونگا..... تُو، اپنے فضل سے رحم کر دے، اور اگر تُو میری مدد کرے گا تو میں ایک اچھا لڑکا بننے کی کوشش کرونگا۔“

(190) اُس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اپنے پہلو کو چھوا، اور اپنی انگلی بڑھائی اور اپنی کتاب میں لکھ دیا ”معاف“ کیا، اور اُسے اپنے پیچھے، بھولنے والے سمندر میں پھینک دیا۔ میں نے تھوڑی دیر اس پر غور کیا۔ اور اُس نے کہا، ”دیکھ، میں نے تجھے معاف کر دیا ہے، لیکن تُو اُس عورت کو مجرم ٹھہرا رہا ہے۔“ غور کریں؟ کہا، ”تجھے معاف کر دیا گیا ہے، لیکن اُس عورت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تُو اب بھی اُس پر چلانا چاہتا ہے۔ تُو نہیں چاہتا وہ زندہ رہے۔“

(191) میں نے سوچا، ”اے خُدا مجھے معاف کر دے۔ میں اس طرح ہر گز نہیں سوچ رہا تھا۔ میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ میں۔ میں۔ میں اس طرح کرنا نہیں چاہتا تھا۔“

(192) ”تجھے معاف کر دیا گیا ہے۔ تُو اچھا محسوس کرتا ہے۔ لیکن عورت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اُسے بھی، اسکی ضرورت ہے۔ اُسے نجات کی ضرورت ہے۔“

(193) ”خیر،“ میں نے سوچا، ”اے خدا، میں کیسے جان سکتا ہوں کسے تُو نے بلایا ہے، اور کسے تُو نے نہیں بلایا ہے؟“ میرا کام ہر ایک کو کلام سنانا ہے۔

(194) پس، جب رویا مجھے چھوڑ کر چلی گئی، تو میں اُس عورت کے پاس گیا۔ میں نے کہا، ”خاتون، آپ کیسی ہیں؟“ اور وہ دونوں آدمی بیت الخلا گئے ہوئے تھے۔ اور وہ..... وہ بیٹھی ہوئی، ہنس رہی تھی، اور آپ جانتے ہیں، اُسے ہنسی لگ گئی۔ وہ سکی کی بوتل میز پر پڑی ہوئی تھی، یا یہ، بیس تھی، بلکہ شراب وہاں پڑی ہوئی تھی، اور وہ پی رہے تھے۔ میں وہاں گیا۔ میں نے کہا، ”آپ کیسی ہیں؟“ اور اُس نے کہا، ”اوہ، ہیلو۔“

اور میں نے کہا، ”کیا میں بیٹھ سکتا ہوں؟“

اُس نے کہا، ”اوہ، مجھے سنگت مل گئی ہے۔“

میں نے کہا، ”بہن،“ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔“

اُس نے میری طرف دیکھا جب میں نے اُسے ”بہن کہا۔“ ”آپ کیا چاہتے ہیں؟“

میں نے کہا، ”کیا میں تھوڑی دیر بیٹھ سکتا ہوں؟“

اُس نے کہا، ”اپنی مدد آپ۔“ اور میں بیٹھ گیا۔

میں نے اُسے بتایا کیا ہوا تھا۔ اُس نے کہا، ”آپ کا نام کیا ہے؟“

میں نے کہا، ”برتنہم۔“

اُس نے کہا، ”کیا آپ وہ آدمی ہیں جو آج ایرینا میں تھے؟“

میں نے کہا، ”جی ہاں، محترمہ۔“

(195) اُس نے کہا، ”میں وہاں جانا چاہتی تھی۔“ عورت نے کہا، ”مسٹر برتنہم، میں نے کرسچن خاندان میں پرورش پائی تھی۔“ اُس نے کہا، ”مجھے دو کرسچن جوان لڑکیاں ملیں۔ اور پھر فلاں، فلاں کام ہوئے،“ اور پھر وہ غلط راستے پر چل پڑی، اور یہ کام شروع ہو گیا۔

(196) میں نے کہا، ”لیکن، بہن، مجھے پروا نہیں، خون اب بھی آپکے چوگرد ہے۔ یہ دنیا خون سے ڈھکی ہوئی ہے۔“ اگر ایسا نہ ہوتا، تو خُدا ہم میں سے، ہر ایک کو مار ڈالتا۔ وہ..... جب یہ خون ہٹ جاتا ہے، تو پھر عدالت نظر آتی ہے۔ لیکن اب، اگر آپ خون کے بغیر مر جاتے ہیں، تو پھر آپ اس مقام سے آگے نکل جاتے ہیں، پھر آپکے لئے کوئی کام نہیں بچتا۔ آج آپ کی جگہ خون کام کر رہا ہے۔ میں نے کہا، ”خاتون، یقیناً، اس وقت خون نے آپکو کور کیا ہوا ہے۔ جب تک آپ کے بدن میں سانس ہے، خون آپکو ڈھانپنے ہوئے ہے۔ لیکن جس دن سانس ختم ہو جاتی ہے، اور روح نکل جاتی ہے، پھر آپ خون سے اگلے مقام پر چلے جاتے ہیں، اور وہاں عدالت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ جبکہ آپکو معافی کا موقع ملا ہے.....“ اور میں نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

(197) وہ رونے لگ گئی، کہا، ”مسٹر برنہم، میں شراب پیتی ہوں۔“

(198) میں نے کہا، ”اس سے پریشان نہ ہوں۔ کسی نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ آپکو یہاں آ کر بتاؤں۔“ میں نے کہا، ”دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے، خُدا نے، آپکو، بہن کہہ کر پکارا ہے۔ اور آپ غلط کام کر رہی ہیں، اور مزید خراب ہوتی جا رہی ہیں۔“

(199) اُس نے کہا، ”کیا آپکو لگتا ہے وہ میرے پاس آئیگا؟“

(200) میں نے کہا، ”بالکل، وہ آپکے پاس آئیگا۔“

(201) وہ گھٹنوں کے بل ہو گئی، ہم اُس فلور کے وسط میں آ گئے، اور ایک پرانی طرز کی دعائیہ عبادت کی۔ پولیس والے نے اپنی ٹوپی اتار دی اور گھٹنوں کے بل ہو گیا۔ اور اُس جگہ ہماری، دعائیہ میننگ ہوئی۔ کیوں؟ کیونکہ خُدا خود مختار ہے۔

”ان مُردہ کاموں کو ایک طرف رکھ کر، آئیں ہم کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔“

(202) پس آئیں اس دائرے میں چلتے ہیں جہاں یہ ہیں، ”میں فلاں چرچ سے تعلق رکھتا ہوں؛ میرا تعلق اُس سے ہے،“ یہ سب ختم ہو گیا ہے۔ اب آئیں کمال کی طرف قدم بڑھائیں۔

(203) میرے پاپی دوست، آج اگر آپ خون کے بغیر ہیں، نجات کے بغیر ہیں، فضل کے بغیر ہیں، تو یسوع مسیح کا لہو آپکو سنبھالنے کیلئے موجود ہے۔ اور آپ کہتے ہیں، ”خیر، اس وقت میرے پاس

سب کچھ ہے۔“ لیکن ایک دن آپ کے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا پھر آپ کیا کریں گے۔“
آئیں ہم اپنے سروں کو جھکاتے ہیں، اور ہم دعا کرتے ہیں۔

(204) کیا یہاں، کوئی ہے، جو کہنا چاہے گا، ”اے خُدا مجھ ہر رحم کر، مجھے احساس ہو گیا ہے میں غلط ہوں؟“ ہو سکتا ہے آپ چرچ سے جڑے ہوئے ہوں۔ یہ ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ابھی تک آپ نے مسیح کا فضل حاصل نہیں کیا، تو کیا آپ اپنے ہاتھ اٹھا کر، کہیں گے، ”بھائی برتنم، میرے لئے دعا کی جائے؟“ خُدا آپ کو برکت دے، مسٹر۔ خُدا آپ کو برکت دے، لیڈی۔ یہ اچھا ہے۔ کیا نہیں..... وہاں پیچھے، جناب، خُدا آپ کو برکت دے۔ خُدا آپ کو برکت، اور آپ کو بھی۔ اس راستے میں پچھلی جانب، جی ہاں، خُدا آپ کو برکت دے۔ اپنا ہاتھ اٹھائیں۔ ٹھیک ہے۔ بس اپنا ہاتھ بلند کریں، اور کہیں، ”اے خُدا، مجھ پر رحم کر۔“

(205) آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنم، میں چرچ سے تعلق رکھتا ہوں۔ جی ہاں، میں۔ میں نے اچھا بننے کی کوشش کی ہے، لیکن میں نہیں بن سکا، اور مجھے، ایسا لگتا ہے، میں یہ نہیں کر سکتا۔“ اوہ، مفلس مسافر، مفلس نحیف دوست، تُو نے ابھی تک رویا نہیں دیکھی ہے۔

(206) آپ کہتے ہیں، ”بھائی برتنم، میں چلایا تھا۔ میں نے زبانیں بولی تھیں۔ میں یہ سب کچھ کر چکا ہوں۔“ یہ، سچ ہے۔ یہ ٹھیک ہے، اسکے خلاف بولنے کیلئے کچھ نہیں ہے۔

لیکن، میرے پیارے، گمراہ دوست، زبانوں میں بولنا، یا ملنا جلنا، یا ہاتھ ملانا، یا پتہ نہ لینا، یہ، سب کچھ ٹھیک ہے۔ لیکن، اُسے جانیں، شخصی طور پر جاننا ضروری ہے۔ ”اُسے جاننا زندگی ہے۔“

(207) آپ کہتے ہیں، ”میں بائبل کو، بڑی اچھی طرح جانتا ہوں۔“ ٹھیک ہے، لیکن بائبل کو جاننا، زندگی نہیں ہے۔ ”اُسے جاننا ہے،“ ذاتی اسم ضمیر ہے، ”اُسے، یعنی مسیح کو جاننا ہے،“ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اُس نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔

کیا آپ دوبارہ، ہاتھ اٹھائیں گے، کوئی، اور؟ خاتون، خُدا آپ کو برکت دے۔ جناب، خُدا آپ کو برکت دے۔ بھائی، خُدا آپ کو اس جگہ برکت دے۔ پیچھے، ایک نوجوان آدمی ہے خُدا آپ کو برکت دے۔ بہن، آپ کو خُدا یہیں برکت دے۔ وہاں، پیچھے راستے میں، خُدا آپ کو برکت دے۔ یہ

سچ ہے۔ ”اُسے جاننا، زندگی ہے۔“ ”بھائی برتنہم، مجھے یاد رکھا جائے۔ میں یہاں، ٹھیک اپنی کرسی پر، مسیح کو قبول کرتا ہوں۔“

(208) کہیں، ”خُداوند یسوع، میرے دل میں آجا، اور مجھے وہ سکون اور وہ میٹھاس مہیا کر دے۔“ آپ چرچ جاتے ہیں، اور جتنا اچھا میوزک بجاسکتے ہیں بجاتے ہیں، اور اوپر نیچے ناچتے ہیں، اور درمیانی راستے میں دوڑتے ہیں؛ گھر جاتے ہیں، پریشان ہو جاتے ہیں، اور لڑتے ہیں، اور بے سکون ہیں، تو آپ کے پاس مسیح نہیں ہے۔ آپ چرچ جاتے ہیں، اور کوئی چھوٹا سا واعظ سنتے ہیں جو کسی پل کو رنگ کرنے، یا اسی طرح کی کسی اور چیز کے بارے میں ہوتا ہے، اور کلام کبھی نہیں سنتے ہیں۔ جبکہ کلام زندگی لاتا ہے۔ کلام بیچ ہے۔ کیا آپ سکون نہیں چاہتے ہیں؟

(209) کیا آپ مرنے سے گھبراتے ہیں؟ اگر آج آپ کو دل کا دورہ پڑ جائے، کیا اس بات سے گھبراتے ہیں؟ یا آپ خوشی سے، یہ کہنا چاہیں گے، ”میں زندگی کے اختتام پر خُداوند یسوع سے ملنے جا رہا ہوں؟“ کیا آپ اُسے جانتے ہیں؟ اگر نہیں جانتے، تو اپنا ہاتھ بلند کریں۔ ہم آپ کے لئے دعا کرنے لگے ہیں۔ جی ہاں، بھائی، آپ کے لئے، بھی۔

(210) اب اپنے دل سے، ٹھیک ہو جائیں۔

میں کسی بھی، التجا کے بغیر ہوں،

لیکن تیرا خون بہایا گیا (کس کیلئے؟) میرے لئے،

اور میں وعدہ کرتا ہوں، میں ایمان رکھوں گا،

اے بڑے، اے خُدا کے بڑے، میں آتا ہوں۔ نرمی سے، فروتنی سے۔

بس اس طرح.....

ایمان سے، سچائی سے اُسکے پاس آئیں۔ ایمان رکھیں وہ ٹھیک آپ کے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔ وہ کھڑا ہے۔

.....یہ نہیں

میری جان کو اس سے (اب کب تک؟) چھٹکارا دے..... (غصے اور حسد سے)،

اُس کے وسیلے جس کا خون ہر داغ صاف کرتا ہے،

اے بڑے.....

(211) ”آج صُبح، میں ایمان کے وسیلے صلیب کے ساتھ چلونگا۔ میں اپنا سارا بوجھ نیچے رکھ دیتا ہوں۔ میں آتا ہوں۔“ وہاں پیچھے خُدا آپکو برکت دے۔ یہ اچھی بات ہے۔ [دیکھیں بھائی برتنم گنگنا تے ہیں بس جیسا میں ہوں۔ ایڈیٹر۔] اب لالعلیق نہ بنیں۔ جوش سے، میٹھاس سے، اور درست طریقے سے صلیب کے ساتھ چلیں۔

(212) پرانے عہد نامہ میں، وہ ایک بڑہ لاتے تھے۔ اور وہ لوگ جانتے تھے اُنہوں نے گناہ کیا ہے، اُنہیں یہ بات حکموں کے وسیلے معلوم ہوئی تھی۔ آج آپ بھی اس بات کو جان گئے ہیں، کیونکہ خُدا نے آپکے دل سے کلام کیا ہے۔ وہ احکامات کی پیروی میں چلتے تھے، ”تُو زنا نہ کرنا۔“ تُو فلاں فلاں کام نہ کرنا۔“ اور وہ ایک بڑہ لیتے تھے، اور لوگ اپنے ہاتھ اُس پر رکھتے تھے، اور کاہن اُسے ذبح کرتا تھا۔ وہ بڑہ روتا تھا، ٹانگیں مارتا تھا، اور خون بہاتا تھا، اور مر جاتا تھا۔ اُس شخص کے ہاتھ خون میں لت پت ہوتے تھے۔ اور بڑہ اُسکی جگہ قربان ہوتا تھا، اور وہ شخص چلا جاتا تھا اور پھر اپنی پرانی خواہش کے ساتھ دوبارہ زندگی گزارتا تھا۔

(213) لیکن ہم اس جگہ، ایمان کے وسیلے، فضل سے آتے ہیں۔ خُدا نے ہمیں بلایا ہے۔ اور ہم اپنے ہاتھ خُدا کے بڑے پر رکھتے ہیں۔ ہم چلتے ہوئے ہتھوڑے کو سن رہے ہیں۔ ہم اُس آواز کو سن رہے ہیں، ”میں پیسا سا ہوں، مجھے پانی دو۔ اے باپ، انکے گناہ انکے ذمہ نہ لگانا، کیونکہ یہ نہیں جانتے یہ کیا کر رہے ہیں۔“ دیکھیں؟ ایمان کے وسیلے، ہم محسوس کرتے ہیں وہ ہماری جگہ موا ہے۔ اور ہمارے دل کی گہرائی میں، یہ اطمینان آ جاتا ہے، جب ہم اُس کی آواز کو سنتے ہیں، ”اب تجھے معاف کیا جاتا ہے۔ جا، اور پھر گناہ نہ کرنا۔“ دیکھیں، فضل کے وسیلے، پھر، ہم پرانی خواہش کے ساتھ نہیں جاتے ہیں، بلکہ ایسی خواہش کے ساتھ جاتے ہیں پھر کبھی کوئی بُرا کام یا گناہ نہیں کریں گے۔ یہ اطمینان ہمارے دل میں اتر جاتا ہے، اور ہم پوری طرح سے اسے سمجھ جاتے ہیں۔

اب آپ اسے قبول کر سکتے ہیں جبکہ ہم سب، بلکہ اکٹھے، دعا کرتے ہیں۔

(214) آسمانی باپ، یہ ایمان کے وسیلے، فضل سے آرہے ہیں۔ یہاں ایک درجن ہاتھ بلند ہو گئے ہیں۔ یہ مسیح کا پھل ہیں۔ یہ تیرے پاس آئے ہیں۔ یہ ایمان رکھتے ہیں۔ خُداوند، میں بھی، انکے ساتھ ایمان رکھتا ہوں۔ میں ایمان رکھتا ہوں، یقیناً، رُوح القدس نے ان سے کلام کیا ہے۔ اور ایمان کے وسیلے اب یہ یعقوب کی سیڑھی پر چڑھ رہے ہیں، اور ٹھیک صلیب کی جانب قدم بڑھا رہے ہیں، انکے سارے گناہ نیچے پڑے ہوئے ہیں، اور یہ کہہ رہے ہیں، ”خُداوند، انہیں مزید اٹھانا میرے لئے مشکل ہے۔ میں انہیں مزید برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا تُو میرے گناہوں کے بوجھ کو دُور کر دے گا اور میرے دل سے انکی خواہش کو نکال دیگا؟ آج کے دن، ایمان کے وسیلے، میں تجھے، اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرتا ہوں۔ اور اب سے، سفر کے اختتام تک، راستے کا ہر میل، تیری پیروی میں گزروں گا۔ میں نے اس کی جھلک کو دیکھ لیا ہے، اور کمال کی جانب گامزن ہوں، کلیسیا کی جانب نہیں، مُردہ کاموں کی جڑوں کی جانب نہیں اور تپتے اور باقی کاموں کی جانب نہیں۔ بلکہ اب میں اُس کی جانب جانا چاہتا ہوں، جہاں میں زندہ نہ رہوں، بلکہ مسیح مجھ میں زندہ رہے۔“

(215) اے یسوع، آج صُبح، تُو ہر ایک صابر روح کو یہ بخش دے۔ تاکہ ہر ایک جس نے اپنا ہاتھ اٹھایا ہے ابدی زندگی حاصل کرے کیونکہ تُو نے اسکا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے سرعام تجھے قبول کیا ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے ہیں۔ انہوں نے کشش ثقل کا قانون توڑ دیا ہے۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے سائنس کو شرمندہ کر دیا ہے، کیونکہ سائنس کہتی ہے، ”آپکے ہاتھ نیچے کی جانب لٹکے ہوئے ہیں۔“ سائنس نے جو کچھ بھی ثابت کیا ہے، وہ زمین سے جڑا ہوا ہے، کیونکہ کشش ثقل نے اُسے پکڑا ہوا ہے۔ لیکن انکے اندر ایک روح ہے جس نے فیصلہ کر لیا ہے، اور انہوں نے کشش ثقل کو توڑتے ہوئے اپنے ہاتھ بلند کر لئے ہیں۔ خُداوند، تُو نے یہ دیکھ لیا ہے۔ تُو نے انکے نام کتاب میں لکھ لئے ہیں۔ ”معافی مل چکی ہے۔“ اب پرانی کتاب بھولنے والے سُمندر میں ڈال دی گئی ہے، اُسے کبھی یاد نہیں کیا جائیگا۔ آج یہ محبت میں، اور مسیحیت کی بیٹھاس میں، اور تیری خدمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے بہت ساروں نے ہاتھ نہ اٹھائے ہوں، لیکن انہیں بھی بخش دے۔

(216) خُداوند، اب مُقدسین بہت قریب آ گئے ہیں، اور گزری کل کی نسبت ہم ایک دن اور گھر

فرمودہ کلام

کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ خُداوند، ہمارے ساتھ رہنا، اور ہم یہ دُعا مسیح کے نام میں اور اُسکے جلال کیلئے مانگتے ہیں۔ آمین۔



عبرانیوں، پانچواں اور چھٹا باب¹

(HEBREWS, CHAPTER FIVE AND SIX¹)

URD57-0908m

عبرانیوں کی کتاب کی سیریز

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برتنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں اتوار کی صبح، 8 ستمبر، 1957، برتنہم ٹیمرنیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2023 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

700، B/3، کشمیر کالونی مین ڈبل روڈ، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org